بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

ای جہاں منتظر خوش باش کہ آمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۰۸ | آں مسیح دورِ آخر مہدی آخر زمان

سلسلۃ الجدید جلد ۲ نمبر ۳۱ — ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۲۴ ھجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۲ اگست ۱۹۰۶ء — سلسلۃ القدیم جلد ۵ نمبر ۳۱

گرچہ گویم باتو گرآئی بہ دار قادیاں بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

معطیان ریاست و گورنمنٹ عـــہ

معاونین درجہ اول جن کو عمر بھر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے ۔ ۱ؐ

معاونین درجہ دوم جن کو عمر بھر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔ للعـہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی ۲ؐ

عام قیمت بعد سے فی پرچہ ۳ جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے ان سے بحساب ۳ؐ لیجاویگی

نمونے کے پرچہ کیواسطے ۔ ٹکٹ آنا چاہیئے

خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے

جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملیگا

رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ بھیجی جاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے

نوٹ ۔ ۔ عما ۔ ۔ افریقہ ۔ ۔ ۔ ۔ مینیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبر ہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق و ہدیٰ است — منکر آں منکر دین خدا است

معجزات انبیائے سابقین — آنچہ قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازاں عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرلیگا ۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ✱ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس علیہ السلام بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب بیعت ان الفاظ کو تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں گرفتار رہتا ہوں اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ربّ انّی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین

اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۱۱ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۲ - اگست ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۳۰ - جولائی ۱۹۰۶ء - فرمایا - آج مجھے ایک الہام ہوا اُس کے پورے الفاظ یاد نہیں رہے اور جس قدر یاد رہا وہ یقینی ہے مگر معلوم نہیں کس کے حق میں ہے لیکن خطرناک ہے اور وہ یہ ہے

"ایک دم میں دم رخصت ہوا"

یہ الہام ایک موزوں عبارت میں ہے، مگر ایک لفظ درمیان میں سے بھول گیا ہے۔

اخبار قادیان

حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب کا درس قرآن شریف حسب معمول روزانہ مسجد اقصےٰ میں بعد از نماز عصر ہوتا ہے اس ہفتہ میں خواجہ کمال الدین صاحب اور ڈاکٹر شیخ نور محمد صاحب لاہور سے ڈاکٹر ظفر حسین صاحب منڈی سے - شیخ تیمور صاحب اور چودھری فتح محمد صاحب طالب علمان اسلامیہ کالج لاہور - خلیفہ نور الدین صاحب جموں سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

رسالہ تعلیم اسلام کا پہلا نمبر شائع ہو گیا ہے

آسمان پر ابر چھایا رہتا ہے اور ہر روز تھوڑی بہت بارش ہو جاتی ہے۔

ماسٹر عبد الرحمان صاحب نومسلم رخصتوں کی تقریب پر باہر گئے ہوئے ہیں اور مختلف شہروں سے ان کے لیکچر دینے کی خبریں آ رہی ہیں - ماسٹر صاحب کا لیکچر اس مضمون پر ہوتا ہے کہ وہ سکھ مذہب کو چھوڑ کر مسلمان کیوں ہو گئے - اس طرح وہ ایک مفید کام میں مصروف ہیں - اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے ان کے ایک لیکچر کا خلاصہ اسی اخبار میں درج کیا گیا ہے

معذرت افسوس ہے کہ اس دفعہ صفحہ ۵ و ۶ وقت پر طیار نہیں ہو سکا اس واسطے یہ صفحات اگلے اخبار کے ساتھ ہدیہ ناظرین ہوں گے - انشاء اللہ تعالےٰ۔

جاپان حضرت کی خدمت میں یہ ذکر آیا کہ جاپان اس امر کے واسطے بہت طیار ہے کہ اس میں اشاعت اسلام ہو فرمایا - خدا تعالیٰ کی طرف سے جب تک اس معاملہ میں ہم کو حکم نہ ہو یا خبر نہ دی جائے ہم کچھ کر نہیں سکتے چھوٹے چھوٹے معاملات میں جب خدا تعالےٰ ہم کو اطلاع دیتا ہے تو ایسے بڑے کام میں وہ کیوں ہم کو اطلاع نہ دیگا - اگر انسان خود بخود اپنی رائے سے کام کرے تو اس میں خدا کی طرف سے نصرت اور برکت کی امید نہیں ہوتی مگر جب خدا تعالےٰ خود کسی کام کو کرنا چاہتا ہے - تو اس کے واسطے تمام سامان آسانی میسر آ جاتے ہیں - ہم چاہتے ہیں کہ جاپان کے واسطے کوئی کتاب لکھی جاوے - پہلے ہم اس امر کے متعلق توجہ کریں گے - پھر جو خدا کو منظور ہو۔

تعلیم الاسلام

رسالہ تعلیم الاسلام جس کا اشتہار اخبار بدر میں چھپا تھا اس کا پہلا پرچہ بابت ماہ جولائی ۱۹۰۶ء شائع ہو گیا ہے یہ رسالہ ۴۸ صفحہ پر شائع ہوا ہے جن میں سے قریب ۲۰ صفحے تفسیر قرآن شریف پر مشتمل ہیں تفسیر ابتدائے قرآن شریف یعنی سورۃ فاتحہ سے شروع کی گئی ہے اور اس کے لکھنے والے فاضل اجل حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب اول مدرس عربی مدرسہ تعلیم الاسلام و ایڈیٹر رسالہ تعلیم الاسلام ہیں لیکن تفسیر کا اکثر حصہ وہ ہے جو حضرت مولوی نور الدین صاحب روزانہ درس قرآن میں بیان فرمایا کرتے ہیں جہاں ایڈیٹر صاحب رسالہ پابندی کے ساتھ حاضر ہو کر ساتھ ساتھ نوٹ لکھتے رہتے ہیں چونکہ ایڈیٹر صاحب موصوف خود بھی تحصیل علوم عربیہ باقاعدہ طور پر ہندوستان میں کر چکے ہوئے ہیں اور علوم عربیہ میں بڑی مہارت رکھتے ہیں اس واسطے انہوں نے اس تفسیر کے لکھنے میں صرف مولانا موصوف کے درس کے نوٹوں پر اکتفا نہیں کی بلکہ اپنے علم و فضل اور دیگر کتب دینیہ کے مطالعہ سے بھی کام لیا ہے اور تفسیر کے لکھنے میں اتنی احتیاط کی ہے کہ جہاں حضرت مولوی حکیم صاحب کے درس کو تحریر کیا ہے وہاں حرف ح لکھدیا ہے اور دوسری جگہ حرف م لکھدیا ہے - جس سے مراد محمد سرور شاہ ہے رسالہ کے آخر میں مدرسہ کے متعلق اخبار بھی درج ہیں اور شروع میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تازہ الہامات بھی درج ہیں - غرض ہر طرح سے رسالہ کو مفید اور دلچسپ بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

نفس مضمون رسالہ پر ریویو کرنے کی نہ مجھے لیاقت ہے اور نہ ضرورت ۔ صاحب درس قرآن اور صاحب ایڈیٹر کے نام اس امر کے اظہار کے واسطے کافی ہیں کہ یہ رسالہ کیسا ہے اور آئندہ کیسا ہوگا - زیادہ تشفی کے واسطے ناظرین خود ایک پرچہ منگوا کر دیکھ لیں۔

صاحب ناظم رسالہ نے فرمایا ہے کہ جماعت احمدیہ کے ممبروں کو میں اطلاع دیدوں کہ بعض صاحبان کی خدمت میں رسالہ تعلیم الاسلام بطور نمونہ اس امید پر روانہ کیا گیا ہے کہ وہ ضرور اس کی خریداری کی خواہش کریں گے - ایسے صاحبان کے واسطے مناسب ہو گا کہ وہ اپنی رضامندی سے مطلع فرماویں تاکہ ان کا نام درج رجسٹر کر دیا جاوے اس رسالہ کا چندہ سالانہ عہ مقرر کیا گیا ہے جو کہ پیشگی آنا چاہیئے۔

تمام درخواستیں خریداری کے لئے بخدمت ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام آنی چاہئیں - جو کہ اس رسالہ کے مینجر ہیں ❊

ڈائری

القول الطیب

۲۵ - جولائی ۱۹۰۶ء - امرت سر کے ایک شریف خاندان کا ایک ممبر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اثنائے گفتگو میں حضرت نے کہا کہ کیا آپ امرت سر میں ہمارے لیکچر میں موجود تھے۔

شریف - میں اس لیکچر میں موجود تھا اور آپ کی کرسی کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ نادانوں نے شرارت کی۔ مگر اس وقت ان کو کون سمجھاتا۔

حضرت اقدس - ہاں اُس وقت ان لوگوں کا سمجھانا محال تھا۔ اُس وقت تو ان لوگوں کا وہ حال تھا۔ جیسا کہ تاجروں کا قصہ ہے کہ چند تاجر کسی جگہ راہ میں جاتے تھے کہ قزاقوں نے ان پر حملہ کیا۔ تجار کے ہمراہ ایک حکیم بھی تھا کسی نے حکیم کو کہا کہ ان کو نصیحت کرو۔ حکیم نے جواب دیا کہ اس وقت ان لوگوں کو نصیحت کرنا بے فائدہ ہے یہ نفس پرستی میں ایسے اندھے ہیں کہ ان کو اس وقت کوئی نصیحت مفید نہیں ہو سکتی۔ ہمارا منشا اس لیکچر میں یہ تھا کہ اسلام کی خوبیاں بیان کی جائیں۔ مگر افسوس ہے کہ ان لوگوں نے شرارت کی۔

شریف - ان کا قصور ہی کیا ہے۔ وہ اندھے ہیں ان کو بصیرت نہیں۔

حضرت اقدس - زیادہ تر افسوس تو علماء پر ہے جو عوام کو دھوکہ میں ڈالتے ہیں۔ دیکھو اسلام پر کس قدر انحطاط کا زمانہ ہے۔ کہ علماء کی حالت ایسی گندی ہے

شریف - علماء کیوں ایسا نہ کریں جب کہ ان کے واسطے ذریعہ معاش صرف اسی میں ہے۔ آپ نے دیکھا یا سنا ہوگا کہ آج کل امرت سر کے مولوی ثناء اللہ صاحب حضرت امام ابو حنیفہ کے حق میں کیسے کیسے خراب کلمات لکھ کر اشتہار دے رہا ہے۔ یہی علماء لوگ اسلام میں فتنہ ڈالتے ہیں۔

حضرت اقدس - آئمہ کے حق میں سخت کلامی کرنا بہت ہی نامناسب امر ہے۔ جس زمانہ میں یہ بزرگ گذرے ہیں۔ اگر وہ دین کی خدمت نہ کرتے تو ہزار ہا خرابیاں پیدا ہو جاتیں۔ یہ لوگ اسلام میں بطور چار دیواری کے تھے۔ انہوں نے جو کچھ کیا خدا کے واسطے کیا اور شریر لوگوں کو حد سے بڑھنے سے بچایا۔ ان کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ ان لوگوں نے اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈالا۔ اور بے نفس ہو کر اسلام کی خدمت کی۔ ان لوگوں کی طرح وہ نہ تھے کہ ہر وقت دنیا کو مقدم رکھتے۔

خواجہ کمال الدین صاحب - ان علماء کا تو یہی نمونہ کافی ہے۔ جو ثناء اللہ نے عدالت کے اندر حضور کے برخلاف گواہی کی خاطر دکھایا۔ (یعنی بیان کیا کہ جھوٹھ چوری زنا جو کچھ مسلمان کرے اس کے تقوی میں کچھ فرق نہیں آتا۔ ایڈیٹر)

شریف - ان لوگوں میں دنیا طلبی ہے۔ دین نہیں ہے۔

اس کے بعد اس شریف مرد نے اپنے بعض ذاتی امور کے واسطے دعا کے لئے حضرت کی خدمت میں درخواست کی۔ جس پر حضرت نے فرمایا

اصول دُعا - میں آپ کے واسطے انشاء اللہ دعا کروں گا۔ مگر میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اصول دعا میں سے یہ بات ہے کہ جب تک انسان کو کسی کے حالات کے ساتھ پورا تعلق نہ ہو۔ تب تک وہ رقت اور درد اور توجہ نہیں ہو سکتی۔ جو دعا کے واسطے ضروری ہے اور اس قسم کے حضور اور توجہ کا پیدا کرنا دراصل اختیاری امر نہیں ہے۔ دعا میں کوشش ہر دو طرف سے ہونی ضروری ہے۔ دعا کرنے والا خدا تعالیٰ کے حضور میں توجہ کرنے میں کوشش کرے اور دعا کرانے والا اس کو توجہ دلانے میں مشغول رہے بار بار یاد دلائے۔ خاص تعلق پیدا کرے۔ صبر اور استقامت کے ساتھ اپنا حال زار پیش کرتا رہے تو خواہ مخواہ کسی نہ کسی وقت اس کے لئے درد پیدا ہو جائے گا۔ دعا بڑی شے ہے جب کہ انسان ہر طرف سے مایوس ہو جائے۔ تو آخری حیلہ دُعا ہے جس سے تمام مشکلات حل ہو جاتے ہیں مگر ایسی توجہ کی دعا ضرور ایک وقت چاہتی ہے اور یہ بات انسان کے اختیار میں نہیں کہ کسی کے واسطے دل میں درد پیدا کرے۔ ایک صوفی کا ذکر ہے کہ وہ راستہ میں جاتا تھا کہ ایک لڑکا اس کے سامنے گر پڑا اور اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ صوفی کے دل میں درد پیدا ہوا اور اسی جگہ خداوند تعالےٰ کے آگے دعا کی اور عرض کی کہ اے خدا تو اس لڑکے کی ٹانگ کو درست کر دے ورنہ تو نے اس قصاب کے دل میں درد کیوں پیدا کر دیا۔

میرا مذہب یہ ہے کہ کیسے ہی مشکلات ملکی یا جانی انسان پر پڑیں۔ ان سب کا آخری علاج دعا ہے خدا تعالےٰ ہر شے کا مالک ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور کر سکتا ہے اور ہر شے پر اس کا قبضہ ہے انسان کسی حاکم یا افسر کے ساتھ اپنا معاملہ صاف کرتا ہے۔ اور اس کو راضی کرتا ہے تو وہ اسے بہت سے فائدہ پہنچا دیتا ہے لیکن خدا تعالیٰ جو حقیقی حاکم اور مالک ہے اس کو نفع نہیں دے سکتا مگر دعا کا معاملہ ایسا نہیں کہ انسان دور سے گولی چلاوے اور چلا جاوے۔ بلکہ جس شخص سے دعا کرانی چاہیئے اس کے ساتھ تعلق پیدا کرنا چاہیئے۔ دیکھو بازار میں آپ کو ایک شخص اتفاقیہ طور پر مل جاوے اور آپ اس کو پکڑ لو اور کہو کہ تو میرا دوست بن جا تو وہ کس طرح دوست بن سکتا ہے۔ دوستی کے واسطے تعلقات کا ہونا ضروری ہے اور وہ رفتہ رفتہ ہو سکتے ہیں۔

ہم تو چاہتے ہیں اور خواہش رکھتے ہیں کہ تمام بنی نوع کے واسطے دل میں سچا درد پیدا ہو جاوے مگر یہ امر اپنے ہاتھ میں نہیں نہ اپنے واسطے نہ عزیز و اقارب کے واسطے نہ بیوی بچے کے واسطے۔ ایسے درد کا پیدا ہونا محض خدا کے فضل پر منحصر ہے۔ لیکن تعلقات کا ہونا بہت ضروری ہے کہتے ہیں کہ کوئی شخص شیخ نظام الدین صاحب ولی اللہ کے پاس اپنے کسی ذاتی مطلب کیلئے دعا کرانے کیواسطے گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے واسطے دودھ چاول لے آیا۔ اس شخص کے دل میں خیال آیا کہ عجیب ولی ہے میں اس کے پاس اپنا مطلب لیکر آیا ہوں تو اس نے میرے آگے اپنا ایک مطلب پیش کر دیا ہے مگر وہ چلا گیا اور دودھ چاول پکا کر لے آیا جب وہ کھا چکے تو انہوں نے اس کیواسطے دعا کی اور اسکی مشکل حل ہو گئی۔ تب نظام الدین صاحب نے اس کو بتلایا کہ میں نے تجھ سے دودھ چاول اس واسطے مانگے تھے۔ کہ جب تو دعا کرانے کیواسطے آیا تھا تو میرے واسطے ایک بالکل اجنبی آدمی تھا اور میرے دل میں تیرے واسطے کوئی ہمدردی کا ذریعہ نہ تھا اس واسطے تیرے ساتھ ایک تعلّق محبت پیدا کرنے کیواسطے میں نے یہ بات سوچی تھی۔

ایسا ہی توریت میں حضرت اسحاق کا قصہ ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو کہا کہ جا تو میرے واسطے شکار لے آ اور پکا کر مجھے کھلا تاکہ میں تجھے برکت دوں اور تیرے واسطے دعا کروں۔ اس قسم کے بہت سے قصے اولیاء کے حالات میں درج ہیں اور ان میں حقیقت یہی ہے کہ دعا کرنے والے اور کرانے والے کے درمیان تعلق ہونا چاہیئے۔

انسان پر جسقدر مصائب مالی یا جانی وارد ہوتے ہیں وہ سب خدا تعالیٰ کی نارضامندی کے سبب سے ہوتے ہیں انسان کو چاہیئے کہ اپنی حالت میں تبدیلی کرے اور خدا کو راضی کرے تب تمام تکالیف دور ہو جاتی ہیں دنیا کی تمام اشیاء اور تمام دل انسانوں کے خدا کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ دیکھو جب

حضرت مسیح موعودؑ کا ایک پرانا خط

مخدومی اخویم چودہری اللہ داد صاحب مرحوم جب شاہ پور مین رہتے تھے۔ تو انہوں نے اپنے بعض ابتلاؤں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت مین ایک عریضہ لکھا تہا۔ جس کے جواب مین حضرت اقدس نے مفصلہ ذیل جواب دیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

محبی اخویم منشی اللہ داد صاحب کلرک سلمہ اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ آپکا عنایت نامہ پہنچا۔ یاد رہے کہ ہر ایک مومن کے لئے کسی حد تک تکالیف اور ابتلار کا ہونا ضروری ہے۔ اس کو صدق دل سے برداشت کرنا چاہیئے اور خدا تعالیٰ کی رحمت کا انتظار کرنا چاہیئے۔ جو شخص اس بات پر یقینی ایمان لاتا ہے کہ میرا خدا ہے جو قادر اور کریم اور رحیم اور علیم ہے۔ اس کو اپنے ایمان کے موافق استقامت اور استقلال دکھلانا چاہیئے۔ وہ خدا تو قادر ہے۔ کہ ایک دم مین مشکلات آمدہ کو حل کر دے مگر بندہ کی تربیت کے لئے جو دوسرے مصالح کسی بنار پر کسی حد تک اس کا ابتلار چاہتے ہین۔ اُن مصالح کو ترک کرنا حقیقی رحمت کے برخلاف ہے۔ سو یقین رکھو کہ وہ خدا موجود ہے۔ جو ہر یک مصیبت کو ایک دم مین دور کر سکتا ہے اور وہ اس سے بے خبر نہیں ہے۔ مگر اس کی مصلحت اور حقیقی رحمت یہ کام کر رہی ہے۔ اپنی نمازوں مین اپنی ہی زبان مین ایسے مشکلات کے لئے دعا کرتے رہو۔ قیام مین رکوع میں سجود مین التحیات مین ہر ایک وضع مین دعا کرو۔ کوئی نیا امر نہین ہے۔ جس مومن سے خدا پیار کرتا ہے۔ اس کو کسیقدر ابتلار کا مزہ چکہاتا ہے تا اس کی آنکہ کھلے اور وہ سمجھے کہ دنیا کیا چیز ہے اور کس قدر تلخیوں کی جگہ ہے سو ضرور ہے کہ کسی قدر یہ دکھ پہونچین اور در حقیقت کوئی دُکھ دُکھ نہین صرف ایمان کا قصور دُکھ ہے صدق دل سے اپنے تئین خدا کے حوالہ کرو اور یقین سے سمجہو کہ وہ ان لوگوں کو ضائع نہیں کرتا۔ جو اس کے ہو جاتے ہین۔ سچی توبہ کرو اور گناہوں سے اپنی ہی زبان مین خدا سے معافی چاہو تا وہ رحم کرے یہ کوئی نئی بات نہین کوئی اس دروازہ کے راہ سے نہین آتا۔ جس کو یہ سب کچہ دیکھنا نہین پڑتا بلکہ اس سے زیادہ خدا طاقت بخشے۔ چند روز دنیا ہے مخلوق طاعون سے مر رہی ہے ہمت مین اپنا صدق دکھلاؤ۔ امتحان کے وقت اس بات مین خوبی نہین کہ بہت جزع فزع کر کے غلطی جائین بلکہ اس مین خوبی ہے کہ ایسے موقعہ پر استقلال دکھلانا چاہیئے۔ والسلام

خاکسار میرزا غلام احمدؐ۔ از قادیان

۲۰- جنوری ۱۹۰۲ء

شدہی

آریہ مسافر۔ نالاں ہے کہ ہمارے آریہ بہائی کھلے دل کے ساتھ غیر قوموں کو اپنے اندر ملانے مین ہماری امداد نہیں کرتے اور صرف چند آریہ ایسے ہین جو شدہی مین حصہ لیتے ہین ورنہ عموماً آریہ بہی شدہی سے نفرت رکھتے ہین۔ اس کی اصل جڑ یہ ہے کہ ہندوازم یا آریہ ازم یا ویدازم ایک قومی مذہب ہے یا بالفاظ دیگر ایک قومیت ہے نہ کہ کوئی مذہب۔ آریہ جب آریہ ورت مین داخل ہوئے۔ تو انہوں نے ہند کے اصلی باشندون کو کبھی اپنے ساتھ ملانے کی کوشش نہین کی بلکہ ان کو مارنے ذلیل کرنے اور جلاوطن کرنے کے درپے ہمیشہ رہے۔ نہ ان کے ساتھ مل کر کھانا جائز نہ وہ وید پڑھ سکتے نہ وہ علم سیکھ سکتے نہ وہ پوجا پاٹ مین شریک ہو سکتے۔ اسی سے رفتہ رفتہ چھوت کا مسئلہ پیدا ہوا۔ اگر چھوت کے ابتدار اور اصلیت پر آریہ اخبار روشنی ڈالین تو امید ہے کہ شدہی کا مسئلہ بھی خود بخود حل ہو جائے گا۔

ہندو لفظ کی اصلیت

ناگری پرچارنی سبھا بنارس ”کے ماہواری رسالہ“ سرستی ” بابت ماہ جون مین لفظ کی اصلیت و معنوں پر ایک طویل مضمون درج ہوا ہے۔ جو کہ پنڈت دہرمانند مہابہارتی کے ایک بنگالی مضمون سے ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس کا لب لباب یہ ہے کہ لفظ ہندو [illegible] کا ابتدائی منبع ژند اوستہا ہے۔ اس قدیم پُستک مین اصل لفظ ہندوُ [illegible] تھا جو یہودیوں نے اپنی زبان عبرانی مین سے کر ہندو [illegible] کر دیا۔ عبرانی کا سِندوَ یونانی مین پہلے ہندوکس اور پھر بگڑ کر انڈکس [illegible] ہو گیا۔ جس کا انگریزی انڈیا بن گیا۔ ہندوکش سے اٹک کے کنارے تک رہنے والے لوگوں نے جو کہ پارسی نسل کے ہین اپنی بولی پشتو مین جو کہ فارسی سے بہت ملتی ہے ژنداوستہا کے لفظ ہندوُ [illegible] کو ہندو [illegible] کی شکل مین بدل دیا۔ پشتو مین اس کے معنے ہیں۔ جاہ و جلال والا۔ طاقت ور وغیرہ۔ نانک کے پہلے یہ لفظ ہندو [illegible] سندہو [illegible] ہند [illegible] اور ہندوُ [illegible] تک رہا۔ سکھ دہرم کے بانی گورو نانک کے سپاہی سکھوں نے آخر اسے ہندو [illegible] کے روپ مین بدل دیا۔

پرماتما کی ہستی

ایک آریہ پریم نارائن صاحب پرماتما کی ہستی پر ایک مضمون آریہ مسافر مین شائع کرتے ہین اور عقلی دلائل کے ساتہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت دینا چاہتا ہے۔ سب سے پہلی دلیل آپ کی یہ ہے۔ کہ دنیا مین ہر ایک شے مرکب نظر آتی ہے۔ لیکن ان اجزار کا ترکیب دینے والا کون ہے۔ اگر یہ کہا جاوے۔ کہ از خود مرکب ہو گئین۔ تو خلاف عقل ہے۔ آریہ کی عقل بھی عجیب ہے۔ کہ اجزار کا از خود پیدا ہو جانا اس کے خلاف نہین۔ لیکن از خود مرکب ہو جانا اس کے خلاف ہے۔ اگر از خود مرکب ہونا مشکل اور محال ہے۔ تو از خود پیدا ہو جانا تو اس سے بھی بڑھ کر مشکل اور محال ہے۔ پھر کیا سبب ہے۔ کہ آریہ صاحب خدا کو جوڑنے جاڑنے والا مانتے ہین۔ مگر پیدا کرنے کے واسطے خدا تعالےٰ کی ضرورت نہین مانتے

دہرم پال جیسوں کو ایک آریہ کی نصیحت

مین دیکھتا ہوں کہ آج کل تبدیل مذہب کا واقعہ ایک عجیب تماشا ہو رہا ہے۔ کہیں اخباروں میں خم ٹھونکے جاتے ہین کہیں اشتہارون کے ذریعہ سے چیلنج بازی ہوتی ہے۔ کہین فساد انگیز تقریرین کی جاتی ہین کہیں دل آزار تحریرین شائع ہوتی ہین۔ الغرض اس قدر شور وشغب مچایا جاتا ہے اور اتنا طوفان اٹھایا جاتا ہے۔ کہ ایک ناواقف بھلے آدمی کو بجائے اس کے کہ مذہب سے محبت پیدا ہو اگر اس کے نام سے نفرت ہو۔ تو عجب نہیں یہ دیکھ کر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا مذہب حقیقت مین کوئی ایسی ہی بُری چیز ہے۔ جس کے ساتھ ان سب بیہودگیوں کا ہونا لازمی ہے یا آں کہ ایسا کرنے والوں کی غلطی ہے؟

میرا خیال ہے کہ فی زمانہ زیادہ لوگ ایسے موجود ہیں۔ جو باوجود مدعی ہونے کے نہ تو مذہب کی حقیقت سے واقف ہین اور نہ اُس کی علت غائی سے آگاہ۔ ورنہ اس طوفان بے تمیزی کی نوبت نہ آتی۔

درس قرآن

سُوْرَۃُ الفلق

اس سورہ شریف کی تفسیر سے پہلے اس امر کا بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سورہ کے شان نزول میں بعض مفسروں نے یہ بیان کیا ہے کہ کسی یہودی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا تھا اور اس قسم کے جادوگروں کے شر سے محفوظ رکھنے کے واسطے اللہ تعالیٰ نے یہ دعا سکھلائی۔

اس واقعہ کو اگر احادیث میں دیکھا جائے اول تو اس حدیث کا راوی صرف ایک شخص ہے یعنی ہشام حالانکہ اتنے بڑے واقعہ کے واسطے ضروری تھا کہ کوئی اور صاحب بھی اس کا ذکر کرتے۔ دوم اگر یہ واقعہ صحیح بھی ہو تو اس سے یہ نہیں ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت پر اس جادو کا کچھ اثر ہو گیا تھا۔ یا آنحضرت نے ان جادو کرنیوالے لوگوں کا کچھ پیچھا کیا تھا یا ان کو گرفتار کیا تھا۔

ہاں اسمیں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ ہر زمانہ میں اور ہر ملک میں اس قسم کے آدمی ہوا کرتے ہیں جن کا پیشہ ہوا کرتا ہے کہ وہ لوگوں پر جادو کیا کریں۔ اور یہ لوگ تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جو خفیہ سازشوں اور شرارتوں کے ذریعہ سے لوگوں کو سزا دیتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص ان کے پاس آیا ہے اور وہ ایک دوسرے شخص کے ساتھ دشمنی رکھتا ہے۔ اسواسطے ان کے پاس اپنی یہ خواہش لاتا ہے کہ میرا دشمن مرجائے یا کسی سخت بیماری میں مبتلا ہو جائے یا مجنون ہو جائے۔ تو وہ اس شخص کو ویسے ہی کوئی تعویذ سا بنا دیں گے یا کوئی تاگا گرہیں ڈال کر دینگے اور کہہ دیں گے کہ یہ کسی طرح اپنے دشمن کو کھلا دو یا اسکے گھر ڈالدو یا اور کوئی بات اس قسم کی بتلاویں گے۔ لیکن دراصل یہ صرف ایک ظاہری بات اس شخص کو دھوکا دینے والی ہوگی اور خفیہ طور پر وہ اس کے دشمن کو کسی دوائی کے ذریعہ سے بیمار کرنے یا مجنون کرنے یا ہلاک کرنے پر کمر باندھیں گے اور کسی نہ کسی حیلہ سے اس کام کو پورا کر کے اپنے جادوگر ہونے کا لوگوں کو یقین دلائیں گے۔

دوسرے قسم کے وہ لوگ ہوتے ہیں جو توجہ کے ذریعہ سے اس معاملہ میں کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور دوسروں کو دکھ دینے کے درپے رہتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ بھی ہمیشہ دنیا میں ہوتے رہے ہیں اور آجکل اس گروہ کی ایک بڑی جماعت امریکہ میں موجود ہے۔ ان کا مطلب بھی سوائے شرارت کے اور کچھ نہیں ہوتا اور یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے پیشہ کو مخفی رکھتے ہیں ورنہ گورنمنٹ ایسے لوگوں کو ہر جگہ گرفتار کر کے سزا دیتی ہے ایسے لوگوں کی شرارتوں سے بچنے کے واسطے انسان کو چاہیے کہ ہمیشہ ہوشیار رہے اور ہوشیاری کا سب سے عمدہ اور اعلیٰ طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں انکی شرارت سے پناہ مانگی جائے۔

اس سورہ شریف سے پہلے سورہ اخلاص ہے جسمیں اللہ تعالیٰ کی توحید کا تذکرہ ہے۔ اور اس کے ساتھ ان دو سورتوں میں اس فیضان کا تذکرہ ہے جو اللہ تعالیٰ کیطرف سے انسان پر وارد ہوتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کا اثر نہ ہونے کی ایک ظاہر دلیل یہ ہے کہ آنحضرت کو مسحور کہنا تو قرآن شریف میں کفار کا قول کہا ہے جو کہ جھوٹا قول ہے اور نیز خدا تعالیٰ کا کلام ہے واللہ یعصمک من الناس پھر کس طرح ممکن ہو سکتا ہے کہ کسی یہودی کا جادو آنحضرت پر چل جاتا۔

اسجگہ یہ امر بھی قابل ذکر ہے۔ کہ بیماری کے وقت بیمار کے حق میں دعا کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے استمداد کرنا طریق سنت ہے۔ دوا کرنا بھی ضروری ہے مگر اس کے ساتھ دعا بھی چاہیے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ قال ابن عباس کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا من الاوجاع کلها والحمی هذا الدعاء بسم الله الكبير اعوذ بالله العظيم من شر كل عرق نعار و شر حر النار۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا ہے کہ تمام دردوں اور بخار کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو یہ دعا سکھایا کرتے تھے۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو کریم ہے خدا عظیم کی پناہ مانگتا ہوں ہر رگ کے شر سے اور آگ کی گرمی کے شر سے۔

اسطرح خدا تعالیٰ کے حضور میں پناہ مانگنے کی دعائیں بہت سی احادیث میں وارد ہیں۔ جنمیں سے بعض معہ ترجمہ اس جگہ نقل کیجاتی ہیں۔

اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ

پناہ چاہتا ہوں میں اللہ کی عزت اور قدرت کی اس چیز کی برائی

مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ - بِسْمِ اللّٰهِ

جو پاتا ہوں اور ڈرتا ہوں میں دس سات بار کہی اللہ کا نام لیکے

اُرْقِیْكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیْكَ مِنْ شَرِّ

منتر پڑھتا ہوں کہ تجھپر ہر چیز سے جو ایذا دے تجھکو بدی سے

كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَیْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰهُ یَشْفِیْكَ

ہر جان کے اور آنکھ سے حسد کرنیوالے کی اور شفا دے تجھکو

بِسْمِ اللّٰهِ اُرْقِیْكَ اُعِیْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ

اللہ کے نام سے منتر پڑھتا ہوں تجھپر پناہ میں دیتا ہوں میں تم دونوں کو

التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَیْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ

اللہ کے کلموں کی جو پوری ہیں بدی سے ہر شیطان اور جانور ایذا دینے

كُلِّ عَیْنٍ لَامَّةٍ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ رَبَّ

والے کی اور ہر آنکھ نظر لگانے والی کی سے مانگتا ہوں اللہ عظمت

الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَكَ + بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِیْرِ

والے سے جو صاحب ہے عرش بڑے کا کہ شفا دے تجھکو - ساتھ نام اللہ بڑائی

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ

والے کی پناہ چاہتا ہوں اللہ کی جو عظمت والا ہے بدی سے ہر رگ جوش

وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ + رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِیْ

مارنیوالی کے اور بدی دوزخ کی گرمی کے - رب ہمارا اللہ ہے جو

فِی السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِی السَّمَاءِ

آسمان میں ہے پاک ہے نام تیرا حکم ہے تیرا آسمان اور

وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِی السَّمَاءِ فَاجْعَلْ

زمین میں جسطرح ہے رحمت تیری آسمان میں پس کر رحمت

رَحْمَتَكَ فِی الْاَرْضِ اِغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَایَانَا

اپنی زمین میں بخش واسطے ہمارے گناہ ہمارے اور چوک

اَنْتَ رَبُّ الطَّیِّبِیْنَ اَنْزِلْ رَحْمَةً مِنْ

ہماری تو ہے صاحب پاکوں کا اتار رحمت اپنی رحمت میں سے

رَحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ عَلٰی هٰذَا

اور شفا اپنی شفا میں سے اس بیماری پر

الْوَجَعِ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ یَنْكَاُ لَكَ

اے اللہ شفا دے اپنے بندے کو کہ زخمی کرے تیرے

عَدُوًّا وَیَمْشِیْ لَكَ اِلٰی جَنَازَةٍ اَللّٰهُمَّ

راہ میں دشمن کو اور چلے تیرے واسطے ساتھ کسی جنازہ کو اے اللہ

اَحْیِنِیْ مَا كَانَتِ الْحَیٰوةُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ

جلا تو مجھکو کہ جب تک کہ ہو زندگی بہتر میرے واسطے اور مار مجھکو

اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَیْرًا لِّیْ + اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

جسوقت ہو موت بہتر واسطے میرے - اے اللہ تیری پناہ

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ

مانگتا ہوں بلا کی مشقت سے اور بدبختی کے ملنے سے اور برے

وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ

فیصلہ سے اور دشمنوں کی خوش ہونے سے - اے اللہ تحقیق میں پناہ چاہتا ہوں

مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ

فکر اور غم سے اور ناتوانی اور سستی سے اور نامردی اور بخل سے اور قرض کے بوجھ

وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ +

[illegible]

بدر سراسنوذ

درس قرآن شریف تفسیر سورۃ الفلق پارہ ۳۰ رکوع ۳۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع ساتھ نام اللہ کے بخشنے والا مہربان

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝

کہہ میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ رب صبح کے اس چیز کے شر سے جو پیدا کیا ہے اور شر اندھیر کرنے والے کے سے جبکہ چھپ جاوے

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝

و شر پھونکنے والیوں کے سے گرہوں میں اور شر حسد کرنے والے کے سے جبکہ حسد کرے

بامحاورہ تفسیری ترجمہ اسطرح سے دعا مانگ ہیں اپنے اُس پروردگار کے حضور میں پناہ گیر ہوتا ہوں جو اندھیرے کو دور کر کے صبح کی روشنی پیدا کرتا ہے اس کے حضور میں پناہ گیر ہوتا ہوں اُن تمام چیزوں کی بدی سے جو پیدا ہوئی ہیں۔ اور اندھیرا کرنیوالے کی شرارت سے جبکہ وہ چھپ جاوے اور اُنکی شرارت سے جو گرہوں میں پھونکیں و بکر مخلوق الٰہی کو دکھ دینے کے درپے رہتے ہیں اور حاسد کے شر سے جبکہ وہ حسد پر کمر باندھے۔

یہ سورہ شریف مدنی ہے یعنی مدینہ منورہ میں نازل ہوئی تھی۔ اسمیں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد پانچ آیتیں ہیں اور ۲۳ تئیس کلمے ہیں اور ۷۳ تہتر حروف ہیں

فلق۔ اس چیز کو کہتے ہیں جو کہ پھٹ کر پیدا ہو جیسا کہ دانہ جو کہ زمین میں بویا جاتا ہے اور جب اسکی نیم پختی ہے تو وہ پھٹ جاتا ہے اور اُسمیں سے ایک بڑا درخت پیدا ہوتا ہے۔ ایسا ہی فلق صبح کو بھی کہتے ہیں۔ کہ رات کی تاریکی پھٹ جاتی ہے اور اسمیں سے صبح کی روشنی نمودار ہوتی ہے۔ زجاج کا قول ہے الفلق الصبح۔ لان اللیل ینفلق عنہ الصبح و یفرق۔ فعل بمعنے مفعول۔ فلق صبح کو کہتے ہیں کیونکہ رات سے صبح نکلتی ہے اور جدا ہوتی ہے۔ اسجگہ فعل مفعول کے معنوں میں آیا ہے۔ اسکی مثال ہے ھو ابین من فلق الصبح۔ ایسا ہی قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کی صفات میں بیان ہوا ہے کہ وہ فالق الاصباح ہے رات کے وقت جب تمام دنیا پر اندھیرا چھا جاتا ہے تو بادشاہ اور سپاہی امیر اور غریب سب برابر ہو جاتے ہیں۔ تاریکی میں شناخت نہیں ہو سکتی کہ دشمن کون ہے اور دوست کون ہے کونسی چیز مفید ہے اور کونسی چیز ضرر دینے والی ہے لیکن جب صبح کی روشنی نمودار ہوتی ہے تو انسان پہچان لیتا ہے کہ یہ میرا دوست ہے اور یہ دشمن ہے

اور اس چیز سے مجھے فائدہ حاصل ہو سکتا ہے اور اس سے نقصان کا احتمال ہو سکتا ہے گویا اسمیں انسان اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتا ہے کہ اے پروردگار اگرچہ ہم اپنی نادانی اور بے علمی اور گناہ گاری کے سبب ایک ظلمت اور تاریکی در تاریکی میں پڑے ہوئے ہیں۔ لیکن تیری وہ ذات ہے کہ تمام تاریکیوں کو دور کر دیتی ہے اور روشنی اور نور پیدا کر کے دکھ دینے والی چیزوں سے انسان کو بچانے والا تو ہی ہے پس تو ہی ہم پر رحم فرما کیونکہ تیرے حضور میں ہم تمام تاریکیوں کے شر سے پناہ گزین ہوتے ہیں قال العرب فی لغات القرآن۔ الفلق شق الشئ او ابانت بعضہ عن بعض یقال فلقتہ فانفلق۔ قال تعالیٰ فالق الاصباح و قال فالق الحب والنوی و قال فاوحینا الی موسیٰ ان اضرب بعصاک البحر فانفلق و قولہ تعالیٰ قل اعوذ برب الفلق الفلق بالتحریک قیل ھو ضوء الصبح و انارتہ والمعنی قل یا مخاطب اعتصم و استنع برب الصبح و خالقہ و مدبرہ و مطلعہ متی شاء علی ما یریٰ من الصلاح فیہ و یقال ھو الخلق کلہ لانھم ینفلقون

بالخروج من اصلاب الآباء و ارحام الامہات کما ینفلق الحب من النبات و یقال الفلق ما ینفلق عن الشئ و ھو یعم جمیع الممکنات لانہ جل شانہ فلق ظلمۃ عدمہا بنور ایجادہا **ترجمہ**۔ فلق کسی شے کے پھٹنے کو یا بعض سے بعض کو جدا کرنے کو کہتے ہیں۔ جیسا کہ عربی میں کہتے ہیں فلقتہ فانفلق یعنے اسے پھاڑا پس وہ پھٹ گیا۔ ایسا ہی خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے فالق الاصباح صبح کا پھاڑنیوالا ظاہر کرنیوالا۔ نمودار کرنیوالا اور ایسا ہی خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے فالق الحب والنوی دانے اور گٹھلی کے پھاڑنے والا اور اُن سے درخت بنانیوالا اور ایسا ہی قرآن شریف میں آیا ہے فاوحینا الی موسیٰ ان اضرب بعصاک البحر فانفلق۔ پس ہم نے موسیٰ کو وحی کی کہ اپنی جماعت کو دریا میں لے چل پس وہ دریا پھٹ گیا اور جماعت کے واسطے راستہ ہو گیا اور لشکر صاف نکل گیا۔ ایسا ہی اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے قل اعوذ برب الفلق کہ میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ پروردگار فلق کے اس جگہ لفظ فلق حرف لؔ کی زبر کے ساتھ ہے اور اس کے معنے ہیں صبح کی روشنی اور اس کا چمکنا اور

بدرِ صادق

۱۱ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۲ اگست ۱۹۰۶ء

تجلّی

اس سال کے ابتدا سے لاہور کی عیسائی ریلیجس بک سوسائیٹی کی طرف سے ایک نیا ماہوار رسالہ نکلنا شروع ہوا ہے۔ جس کا نام ہے تجلّی۔ جب یہ رسالہ نکلنا شروع ہوا۔ تو اسی وقت ہمارے پاس برائے ریویو بھیجا گیا تھا۔ اور اس کے بعد بھی برابر آتا ہے بلکہ ایک دفعہ اس کے کارکناں میں سے ایک صاحب نے بذریعۂ خط کے بھی اس پر ریویو کرنے کے واسطے یاددہانی کرائی تھی اور اس خط میں یہ سفارش بھی کی تھی۔ کہ ایسا ریویو نہ لکھنا۔ جیسا کہ ایڈیٹر صاحب ریویو آف ریلیجنز نے لکھا۔ میں نے مناسب نہ سمجھا کہ ایسے رسالہ پر جو پنجاب کے بڑے معزز پادریوں کی طرف سے نکالا گیا ہے۔ ریویو کرنے میں جلدی کروں۔ یا دو چار سطروں میں اس ریویو کو ختم کر دوں۔ جیسا کہ بعض اخبار نویسوں نے کیا۔ اور گو اس کا رنگ ڈھنگ سب پہلے ہی پرچہ سے نمایاں ہو رہا تھا تاہم یہی بہتر معلوم ہوا کہ دو چار پرچے اور بھی دیکھ لئے جاویں۔ اور پھر کچھ کم فرصتی کے سبب دیر ہو گئی۔ لیکن اب اس سب دیر کی کسر انشاء اللہ ایک ہی دفعہ نکال دی جاوے گی۔ اور مذکورہ بالا عیسائی سوسائیٹی کے معزز عہدہ داروں کی خواہش تو ہر طرح سے پوری ہی پوری ہے۔ کیونکہ کہاں مشہور آفاق ریویو آف ریلیجنز کے لائق اور فاضل ایڈیٹر کی قلم جس نے یورپ امریکہ میں جا کر عیسویت کی بیخ و بنیاد کو بھی ہلا دیا۔ اور کہاں اس کمترین اور خادم قوم کے اس خادم کی عقل و فکر۔ تاہم حسب توفیق بندہ بھی ہر وقت حاضر ہے۔ کہ جس قدر ہو سکے۔ عیسائی صاحبان کی خدمت کرتا رہو۔

سب سے پہلے مجھے یہ کہنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ناظرین تجلّی کا نام سنکر حیران نہ ہو جاویں کہ جو دین و مذہب اس قسم کے احکام جاری کرے کہ اپنے پیروؤں کو ذلت اور گمنامی کی تاریکی میں ڈالتا ہے۔ کہ تھپڑ کھانے چلے جاؤ اور ایک اور پھر دوسری گال جب تھپڑ کے نیچے دے۔ اور بیگار کے کام میں مصروف رہو۔ کوئی ایک کوس لے جائے۔ تو دو کوس بھی چلو۔ اس مذہب کے بزرگوں نے اپنے رسالہ کا نام تجلّی کیوں رکھا۔ کیونکہ تجلّی کے دو چار پرچوں کے پڑھنے سے معلوم ہوا ہے کہ یہ تجلّی اسی قسم کی ہے جیسا کہ یسوع کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ دیکھو خداوند گدھی کے بچے پر سوار ہو کر کس جلال کے ساتھ شہر یروشلم میں داخل ہوا۔

اس عیسائی رسالہ کی بنا اس طرح سے ہوئی کہ لاہور کی اسی عیسائی سوسائیٹی کی طرف سے چند سالوں سے ایک ماہوار رسالہ ترقی نام نکلتا تھا۔ جس میں ہر طرح کے مذہبی۔ اخلاقی۔ تاریخی۔ علمی مضامین شائع ہوتے تھے۔ لیکن چونکہ عیسوی دین و مذہب کو علم اخلاق تاریخ اور تمدن کے ساتھ کچھ تعلق نہیں بلکہ عیسوی مذہب ان کا قاطع دشمن ہے۔ اس واسطے پادری صاحبان نے نہایت دانائی کے ساتھ مذہبی حصّہ کو علمی حصّہ سے علیحدہ کر کے اپنے رسالہ ترقی کے دو حصّے کر کے اس طرح سے اشتہار دیا ہے۔

ترقی یا علمی حصّہ	ایک علمی۔ اخلاقی۔ تاریخی اور تمدنی ماہوار رسالہ حجم ۴۸ صفحہ
قیمت ۲ر سالانہ	
تجلّی یا مذہبی حصّہ	اس میں مذہب و فلسفہ مذہب پر بحث کی جائے گی حجم ۴۰ صفحہ
قیمت عہ سالانہ	

اس طرح مذہبی حصّہ کو علمی۔ اخلاقی۔ تاریخی اور تمدنی حصوں سے علیحدہ کرنے میں پادری صاحبان نے بڑی دانائی سے کام لیا ہے۔ کیونکہ عیسوی مذہب کے متعلق کئی صدیوں کی یہ تجربہ شدہ بات ہے کہ کوئی عیسوی محکمہ اور صیغہ ترقی نہیں پکڑ سکتا ہے۔ جب تک مذہب کو اس سے جدا نہ کر دیا جاوے۔ چنانچہ یورپ کے تمدن اور تہذیب کی ابتدا اس تاریخ سے شروع ہوتی ہے جس تاریخ سے کہ مدبّران قوم نے مذہب کو سلطنت سے جدا کر دیا۔ اور مذہب کا کوئی تعلق سلطنت کے ساتھ قائم نہ رہنے دیا۔ ہماری دانا گورنمنٹ برطانیہ نے اس معاملہ میں سب سے بڑھ کر اور سب سے اوّل حکمت سے کام لیا ہے اور مذہب کے معاملات کو سلطنت سے بالکل جدا کر دیا ہے۔ تب سے برطانیہ حکومت دنیا میں پھیلنی شروع ہوئی۔ اور انگریزوں کو دن بدن دنیوی امور میں ترقی ہونے لگی۔ اور یہ بات بھی دراصل یہ بہت معقول ہے۔ ہم ریلیجس بک سوسائیٹی لاہور کے ممبروں اور کارکنوں کو مبارکباد کہتے ہیں کہ انہوں نے اس انتخاب میں نہایت دانائی کے ساتھ کام کیا ہے۔ کہ چن کر علم۔ اخلاق۔ تاریخ اور تمدن ہر چہار کو مذہب سے جدا کر دیا ہے۔ کیونکہ یہ امر کسی صورت میں موزوں نہ ہوتا کہ ایک ہی رسالہ میں ایک کالم میں کوئی علمی اور سائینٹفک مسئلہ آج کل کی تحقیقات کے مطابق لکھا جاتا اور دوسرے کالم میں دیوانوں کی سی بڑ لگائی جاتی۔ کہ تین ایک ہوتا ہے اور ایک تین ہوتے یا یہ کہ زید پھانسی مل گیا ہے اس واسطے بکر بہشت کو جائے گا۔ بے شک ترقی کے کالموں کی اس میں ہتک تھی کہ اس کے ایک کالم میں روم اور یونان کی معتبر تاریخ کا کوئی واقع ہوتا۔ تو دوسری طرف اس قسم کے بے اعتبار تاریخی قصوں کے حوالے درج ہوتے۔ جیسا کہ متی اور مرقس نے لکھے ہیں کیونکہ آج تک یہ بھی معلوم نہیں ہوا کہ یہ قصہ نویساں یعنی متی اور مرقس کون اصحاب تھے۔ کس زمانہ میں تھے۔ بعض عیسائی محقق تو کہتے ہیں کہ اس نام کے لوگ تو ضرور تھے۔ مگر یہ قصّے خواہ مخواہ اُن بے چاروں کے نام پر منسوب کئے گئے ہیں۔ دراصل ان لوگوں نے کوئی ایسا قصّہ نہیں لکھا تھا۔ اور بعض محقق فرماتے ہیں۔ کہ بے شک اُن لوگوں نے یعنی متی مرقس لوقا نے کچھ کتابیں عبرانی زبان میں لکھی تو تھیں۔ مگر اب وہ مفقود ہو چکی ہیں۔ اور دنیا میں کہیں نہیں مل سکتیں اور موجودہ اناجیل کسی اور شخص نے یسوع سے سو دو سو سال بعد میں لکھ ڈالی تھیں۔ درحقیقت یہ بات رسالہ ترقی کو حقارت آمیز بنا دیتی کہ اس میں ایک طرف تمدن اور تہذیب کے اعلیٰ اصول بیان کئے جاتے کہ اس طرح شہر بنانا چاہیئے اور اس کا ایسا نقشہ رکھنا چاہیئے کہ آج سے سو سال تک بھی اس شہر کا بڑھنا اور ترقی کرنا اس کی صحت میں کسی طرح حارج نہ ہو اور دوسری طرف اسی رسالہ میں یہ لکھا جائے۔ کہ کل کا فکر مت کرو۔ کل اپنا فکر آپ کرے گا۔ اس میں کوئی کلام نہیں ہو سکتا۔ کہ ایک ہی رسالہ میں یہ ظاہر کرنا کہ مباحثہ میں باہم اخلاق کے ساتھ پیش آنا چاہیئے اور دوسرے کالم میں یہ لکھنا کہ مخالفوں کو سانپو اور سانپوں کے بچوں کہنا۔ خداوند کے اخلاق کا نمونہ ہے۔ رسالہ کی وقعت کو خاک میں ملا دیتا ہے پس ہم ہر طرح سے عیسائی صاحبان کی اس کارسازی کی داد دیتے ہیں۔ کہ انہوں نے علم۔ اخلاق۔ تمدن اور تاریخ کو مذہب عیسوی سے علیحدہ کر دیا ہے۔ اور یہ امر انکی ترقی کیواسطے ایک نیک فال ہے+

اس امر میں کوئی شک نہیں کہ ترقی کا نام عیسوی مذہب کے واسطے اور اس کے مضامین کے لئے کوئی غیر موزون نام نہیں ہے۔ کیونکہ اس قوم نے ہمیشہ اپنے دینی معاملات مین ترقی کی ہے اور گو اس ترقی کی رفتار بہت آہستہ ہے۔ تاہم امید کرتے ہین کہ رفتہ رفتہ یہ قوم ترقی کرتی ہوئی اصل اور عمدہ حالت پر آجائے گی۔ کیونکہ ایک زمانہ عیسوی مذہب پر وہ تھا۔ کہ نت نئی انجیلیں گھڑی جاتی تھی جو کچھ کسی کے جی مین آیا۔ اس نے لکھ ڈالا۔ یہان تک کہ انجیلوں کا مجموعہ ستر اسّی تک پہنچ گیا۔ تب چند پادریون نے مل کر اس معاملہ مین اصلاح کی۔ اور اپنے خیال اور رائے کے مطابق یا جیسا بعض محققین نے لکھا ہے۔ صرف قرعہ اندازی کے ذریعہ سے چند ایک کو رکھ لیا۔ اور باقی سب کو جلا دیا اور اس طرح ایک خاص مجموعہ اناجیل کا دنیا کے سامنے پیش کیا۔ جو آج کل موجود ہے۔ اور یہ ایک گونہ ترقی تھی۔

پھر اس کے بعد ایک اور زمانہ عیسویت پر وہ تھا کہ گرجوں مین پتھر اور دھات کے بُت رکھے جاتے تھے اور ان کی پوجا کی جاتی تھی۔ پادری لوگ عمر بھر نکاح نہ کرتے تھے۔ پوپ کو روپے دے کر بہشت مین داخلہ کے واسطے ٹکٹ لیا جاتا تھا۔ پادری لوگ گرجا مین روٹی اور شراب پر کچھ منتر پڑھ دیتے تھے۔ تو وہ فی الحقیقت یسوع کا گوشت اور خون بن گیا ہوا سمجھا جاتا تھا۔ لوگوں کو زبردستی عیسائی بنایا جاتا تھا۔ یہان تک کہ اسلام کی روشنی سے چمک حاصل کر کے چند ریفارمر یورپ مین کھڑے ہوئے اور انہوں نے ان ناپاک رسومات کو مذہب عیسوی سے نکال دینے مین ایک حد تک کامیابی حاصل کی۔ اور یہ ایک گونہ ترقی تھی۔

پھر ایک زمانہ وہ آیا کہ عیسوی دنیا نے عیسوی مذہبی اصول کو دنیا کی ترقی کا ہارج پا کر اس کو سلطنت سے علیحدہ کیا۔ علمی مجلسون کو اس سے پاک کیا۔ یہ بھی ایک گونہ ترقی تھی۔

پھر آج ایک زمانہ ہے کہ بڑے بڑے پادری گرجون مین کھڑے ہو کر یہ وعظ کرتے ہین کہ بائبل کلام الٰہی نہین ہے بلکہ چند لوگون کی اپنی تصنیف ہے اور کہ بائبل اس زمانہ مین ماننے کے قابل نہین ہے۔ اور کہ یسوع صرف ایک انسان تھا اور وہ دنیا کا نجات دہندہ نہ تھا۔ اور نہ وہ بنی آدم کے واسطے ایک کامل نمونہ تھا اور اس قسم کے آدمی یورپ امریکہ مین بہت پیدا ہو رہے ہیں جو ان خیالات کی تائید مین ہین۔ اور یہ بھی ایک گونہ ترقی ہے۔

الغرض عیسوی مذہب دن بدن اپنے اعتقادات اور عملیات مین ترقی کر رہا ہے۔ اور امید ہے کہ وہ جلد اس نقطہ تک پہنچ جاوے۔ کہ اسلام مین داخل ہونے کے قابل ہو جاوے اور اس لحاظ سے عیسوی رسالہ کے واسطے ترقی کا لفظ بے شک موزون تھا۔ لیکن اس جگہ ہمارے اس مضمون کا منشا یہ نہیں کہ رسالہ ترقی پر ریویو کیا جاوے۔ بلکہ ہم رسالہ تجلی پر ریویو کرنے بیٹھے ہین۔ اس واسطے ہم اصل مطلب کی طرف رجوع کرتے ہین۔

یہان تک تو ہم نے رسالہ کے نام پر بحث کی ہے اب ہمارا رسالہ کا مقصد۔ جو یوں بیان کیا گیا ہے۔ کہ اس مین مذہب و فلسفہ مذہب پر بحث کی جاوے گی۔ یہ فقرہ پڑھ کر ہمیں تعجب آتا ہے۔ کہ دین عیسوی کی بنا کس عظیم الشان فلسفہ پر مبنی ہے جس کے واسطے ایک رسالہ نکالنے کی ضرورت پڑی تمام لب لباب دین عیسوی کا دو لفظوں مین ہے۔

الوہیت یسوع (۱) اور کفارہ (۲)۔ الوہیت یسوع کے یہ معنے ہین کہ یسوع خدا تھا۔ جیسا کہ قدیم زمانہ کی جہالت کی بعض قومین بتوں اور انسانون کو خدا بناتی تھین۔ اور بالخصوص رومیون اور یونانیوں میں بہت سے دیوی دیوتے مانے جاتے تھے۔ اور ابتدائے زمانہ عیسویت میں رومی سلطنت شام کے ملک پر حکمران تھی۔ اس واسطے ان کی دیکھا دیکھی ابتداء زمانہ کے جاہل عیسائیون نے اپنے پیغمبر کو بھی خدا کا لقب دیدیا۔ تاکہ وہ اس بات مین اپنے ساتھی بت پرستوں سے پیچھے نہ رہین۔ اور انہیں کی طرح یسوع کا بت بنا کر اس کی پرستش شروع کر دی۔ وہی گلے پڑا ڈھول عیسائی قومین آج تک بجاتی چلی آتی ہین۔ یہ ہے فلسفہ الوہیت مسیح کا۔ باقی رہا کفارہ سو اس کی حقیقت تک پہنچنے کے واسطے بھی کسی باریک فلسفہ کی تلاش کی ضرورت نہین کیونکہ اس کی ابتداء اس طرح سے ہوئی تھی۔ کہ یسوع کا یہ دعوے تھا کہ مین یہودیون کے واسطے خدا کی طرف سے ایک رسول اور بادشاہ بن کر آیا ہون۔ یہود کو اس کا یہ دعوے جھوٹا معلوم ہوا ان کے ہاں توریت مین لکھا تھا کہ جو شخص صلیب پر مرجاتا ہے وہ ملعون ہوتا ہے۔ پس انہوں نے یسوع کو جھوٹا اور ملعون ثابت کرنے کے واسطے ہر طرح سے کوشش کر کے بذریعہ عدالت اس کو صلیب پر چڑھوا دیا اور مشہور کر دیا کہ وہ مر گیا۔ اور جو صلیب پر مر گیا وہ لعنتی ہوتا ہے۔ یعنی خدا سے دور اور شیطان کا قریبی۔ عیسائی بیچارے غریب اور کمزور تو تھے ہی۔ اور ساتھ ہی لالچی اور بزدل ایسے تھے۔ کہ ایک نے تیس روپے لے کر گرفتار کرا دیا۔ دوسرے نے منہ پر کہا کہ مین اس لعنتی کو نہیں جانتا کہ یہ کون ہے۔ انہون نے باہم مشورہ کیا کہ اگر ہم یہ کہیں کہ یسوع صلیب پر نہیں مرا اور جب اُترا تو صرف بے ہوش تھا۔ بعد مین اچھا ہو گیا ہے۔ تو یہودی شریر سخت ہین اور حاکم غیر ملک کے لوگ ہین۔ وہ پکڑ کر پھر پھانسی دیدین گے بہتر ہے کہ مان لو کہ وہ مر گیا۔ لیکن ہمارے گناہوں کے واسطے مر گیا۔ چلو چھٹی ہوئی۔ یہ ہے کفارہ کی جڑ اور تاریخ اور اس کا فلسفہ۔

اس کے بعد ہم نہیں سمجھ سکتے کہ عیسوی مذہب کے واسطے کس قسم کی فلسفیانہ بحث کی ضرورت ہے۔ ہاں اخلاقی تعلیم کی بہت تعریف کی جاتی ہے۔ سو اس کا فلسفہ ظاہر ہے۔ یسوع خود جانتا تھا اور اقرار کرتا تھا کہ مین صرف ایک قوم کے واسطے آیا ہوں۔ میری رسالت صرف چند روزہ ہے۔ بعد مین وہ نبی آنے والا ہے۔ سو جب تک یہود کمزور ہین اور غریب ہین۔ ان کے واسطے یہی اخلاق پسندیدہ ہین کہ ماریں کھاتے جاوین اور خاموش رہین۔ کسی کے آگے سر نہ اٹھائیں جس طرح ہو سکے اپنی مصیبت کے دن کاٹیں۔ یسوع کا ہرگز منشا نہ تھا کہ وہ کوئی عالمگیر مذہب لے کر دنیا پر آیا ہے اور اس واسطے اس نے تعلیم بھی ایسی ہی دی۔ جو مختص القوم اور مختص الزمان تھی۔ اگر انجیلوں کو پڑھ کر دیکھا جاوے تو ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یسوع صرف اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑون کو جمع کرنے آیا تھا یعنی یہود جو اپنے آبا و اجداد کے مذہب سے بھاگ چکے تھے ان کو سمجھانا اس کے مشن کا مقصد تھا اور بس۔ غیر قوموں کے ساتھ اس کا کوئی تعلق مطلقاً نہ تھا بلکہ غیر قوموں کو تعلیم دینے سے وہ ہمیشہ بڑے زور سے انکار کرتا رہا۔ ہاں اس کا فرض تھا کہ جہان کہیں اس زمانہ مین یہود پائے جاتے تھے ان سب ملکوں مین گشت لگائے اور یہود کو تبلیغ کرے اور ایک آنیوالے نبی کی خوشخبری سنائے چنانچہ اسی واسطے اس نے افغانستان اور کشمیر کے ملکوں کا دور دراز کا سفر اختیار کیا (باقی آیندہ)

راقم انشاء اللہ

مراسلات

ایک شہادت

جناب ایڈیٹر صاحب - تسلیم - اگر مناسب ہو تو چند سطور اپنے اخبار مین درج فرما کر مشکور فرماوین - مین خدا کو حاضر ناظر جان کر تحریر کرتا ہون کہ حضرت امام الوقت مسیح زمان مہدی دوران مجدد وقت مسیح موعود کرشن مہاتما عالی جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی دعا مین وہ اثر ہے کہ جس کا میری ناقص زبان سے بیان نہین ہو سکتا - مین نے خود تجربہ کر لیا ہے کہ آپ وہی بزرگ ہین کہ جس کا وعدہ ہر ایک قوم کو دیا گیا تھا مین نے چار دفعہ مصیبتون کے وقت آپ سے دعا کے واسطے عرض کی - آپ کی دعا سے خدا نے بندہ کو ہر ایک خطرات بلا اور ابتلار سے بچایا - اُمید ہے کہ میرے دیگر مہربان بہی اس پاک اور مقدس بزرگ سے فائدہ اٹھاوین گے بدبخت ہے وہ شخص جو ایسے بزرگ کو برائی سے یاد کرے - زیادہ حد سلام -

آپ کا تابعدار چوہڑ مل سنور محلا نوالہ - مورخہ ۲۳ر جولائی ۱۹۰۶ء

سکھوں اور آریون پر اتمام حجت

برادر طفیل محمد خان صاحب احمدی کریام ضلع جالندہر سے اطلاع دیتے ہین کہ ان کی مدت کی خواہش کو پورا کرنے کے واسطے اور ان کی درخواست کے مطابق برادرم عبد الرحمان صاحب نومسلم (سابق مہر سنگہ) مصنف اختیار الاسلام نے وہان جا کر سکھوں اور آریوں کے واسطے ایک لیکچر دیا - پولیس کا انتظام تھا اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا - لیکچر کا خلاصہ یہ تہا کہ سکہہ مذہب کے بانی باوا نانک صاحب نے اسلامی بلاد مین بڑے بڑے سفر کئے اور اپنی تالیفات مین کلمہ - درود اور نماز پڑہنے کی بہت تعریف کی اور بے نمازون کو سؤر اور کتے لکہا - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان جانورون کو مسلمانوں کی طرح ناپاک جانتے تھے نہ کہ آج کل کے سکہہ صاحبان کی طرح سؤر کا کہانا جائز جانتے تھے اور مدت تک مکہ معظمہ مین فروکش رہے - جو کہ ایک صادق مسلمان کا کام ہے ورنہ اتنے بڑے سفر کی تکلیف بے فائدہ کون اُٹھاتا ہے اور پھر بغداد شریف میں مدتوں قیام رکہا کیوں کہ بغداد اس زمانہ میں اسلامی جاہ و حشمت اور حکومت کا صدر مقام تھا اور لاکہوں علمار اسلام کے اس شہر مین گذرے ہین پہر باوا صاحب موصوف بخارا مین بہی قیام پذیر رہے - چنانچہ ان ملکوں مین اب تک باوا صاحب مشہور ہین - اس کے علاوہ مسلمانوں کے دیگر بزرگون اور اولیار کی خانقاہوں پر جا کر فیض حاصل کرتے رہے پھر چولا صاحب جس پر کلمہ شریف اور قرآن کی آیات لکہی ہین وہ بہی ان کے اسلام کا گواہ آج تک موجود ہے اور کہین بہی یہ ثابت نہین کہ انہین ہندوؤں کی کوئی بات بہائی۔

رسید زر

۲۴ - جولائی ۱۹۰۶ء حکیم مقصود علی صاحب ۲۳۴	عا ۱۲	ممتاز الدین صاحب ۴۵	عا ۱۲
۲۵ - " " منشی رستم علی صاحب	ہے	۲۶ - جولائی ۱۹۰۶ء نعمت خان صاحب	عا
۲۵ - " " میان غلام احمد صاحب	عا ۱۲	۲۶ - " " عبد الرحمان صاحب	عا ۱۲
۲۵ - " " سید محمد حکیم صاحب	عہ	۲۶ - " " معہ بخش غلام حسین صاحب	صہ ۱۲
۲۵ - " " راجہ خان صاحب ۱۵۹	عہ	۲۶ - " " فتح الدین صاحب ۳۳	عا ۱۲

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

بُدہ اور یسوع کا قصہ ہم رنگ ہے

ولایت کے بعض محققین کا یہ مذہب ہے کہ موجودہ انجیلوں کے قصے دراصل بُدہ کے قصے ہین جو قدیم سیاحوں نے ہندوؤں کی کتابوں مین سے نقل کر کے شام کے ملک مین پھیلا دئے اور اس طرح عیسوی مذہب کی بنا صرف ایک غیر ملک کے قصے پر ہے چنانچہ اس کے ثبوت مین ایک اخبار مین یسوع اور بدہ کے قصوں میں سے چند واقعات بالمقابل ایسے بیان کر دئے ہین جو کہ بالکل مشابہ ہین چنانچہ ان مین سے بعض اس جگہ نقل کئے جاتے ہین۔

نسب نامہ

بدہ	یسوع
بدہ کے متعلق ایک نسب نامہ بیان کیا جاتا ہے جس کے ذریعہ سے ایک مہاراجہ مہا سامتہ سے ملایا جاتا ہے اور جس شخص کے ذریعہ سے یہ نسب نامہ بالآخر بدہ تک ملتا ہے یعنی سدھو دانا وہ بدہ کا باپ نہ تہا بلکہ صرف اس کی ماں مایہ دیوی کا خاوند تہا۔	یسوع کا نسب نامہ نام بنام ایک بادشاہ (داؤد علیہ السلام) تک پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے یہ نسب نامہ جس شخص کے ذریعہ سے یسوع تک پہنچتا ہے (یعنی یوسف) اس کے متعلق یہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ یسوع کا باپ نہ تہا بلکہ صرف اس کی ماں مریم کا خاوند تہا۔

مکاشفہ

بدہ	یسوع
مایا دیوی کو ایک خواب آیا اور آسمان سے ایک ہاتھی اگر اس کے پہلو مین داخل ہو گیا	مریم کو مکاشفہ ہوا جس مین فرشتہ نظر آیا اس نے بتلایا کہ تو حاملہ ہوتی ہے۔

داتا لوگ

بدہ	یسوع
بُدہ کی پیدائش پر دیویاں دیوتے اور شہزادے اور برہمن جمع ہوئے اور اپنی نذرین اس کے آگے پیش کین۔	یسوع کی پیدائش پر مشرق سے دانا لوگ آئے اور انہوں نے یسوع کی خدمت مین حاضر ہو کر نذرین گذرانی

بادشاہ کیونکر

بدہ	یسوع
مہاراجہ بمبارسہ نے دریافت کیا کہ آیا کوئی ایسا شخص پیدا ہوا ہے جو اپنی عظمت کے سبب شہرت پانیوالا ہے۔	ہیرودیس کو تلاش ہوئی کہ ایسا بچہ کہاں پیدا ہوا ہے اور اس نے نجومیون سے دریافت کیا۔

ہیکل مین

بدہ	یسوع
استیانام برہمن کوہ ہمالیہ سے آیا اور بدہ کا بدہ ہونا تسلیم کیا	سردار کاہن شمعون نے ہیکل مین یسوع کو لیا۔

مباحثہ

بدہ	یسوع
بدہ جنگل مین جا کر فقیروں کے ساتہ مباحثہ کرتا تہا۔	یسوع بارہ سال کی عمر میں ہیکل کے اندر فقیہوں کے ساتہ گفتگو کرتا تہا۔

روزہ

بدھ	یسوع
بدھ نے چالیس دن روزہ رکھا	یسوع نے چالیس دن روزہ رکھا۔

آزمائش

بدھ	یسوع
بدھ کی آزمائش مارانے کی	یسوع کی آزمائش شیطان نے کی۔

بپتسمہ

بدھ	یسوع
بدھ نے دریائے نرنگانہ میں اشنان کیا اور آسمان سے آواز آئی	یسوع نے دریائے یردن میں بپتسمہ لیا اور آسمان سے آواز آئی

برکت

بدھ	یسوع
بدھ کا وعظ سلیتاوی ونزابرکات کے ساتھ شروع ہوتا ہے	پھاڑی وعظ برکت کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔

اول مریداں

بدھ	یسوع
بدھ کے پہلے مرید روساکا برہمن کے مرید تھے	یسوع کے پہلے مرید یوحنا بپتسمہ دینے والے کے مرید تھے۔

علاوہ ازین یسوع کے زمانہ مین بلکہ اس سے بہت پہلے بدھ مذہب ملک شام مین پہنچ چکا تھا اور بدھ مذہب کی تبلیغ ان ممالک مین عام طور پر ہو چکی تھی۔

انجیل لوقا لوقا کی انجیل کے متعلق بعد تحقیقات یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ انجیل حضرت عیسے علیہ السلام سے ۱۷۰ سال بعد تصنیف کی گئی تھی۔ سنہ ۲۰۲ عیسوی مین یہ خیال کیا گیا تھا کہ اس کتاب کا مصنف لوقا ہوگا۔ ورنہ قبل ازین یہ بھی معلوم نہ تھا کہ اس کا لکھنے والا کون ہے۔ یہ کتاب عیسائیون کے درمیان جب شائع ہوئی تو اس پر کسی مصنف کا نام نہ تہا یہ وہ انجیلین ہین جو آج دنیا کے سامنے بطور کتب مقدسہ کے پیش کی جاتی ہین۔ نہ لکھنے والے کا پتہ۔ نہ معلوم کس زبان مین لکھی گئی تہین۔ ایک معمولی فسانہ کے رنگ مین ایک قصہ ہے۔ اور آج وہ کتب مقدسہ مین شامل کی جاتی ہین۔ اس کتاب مین خود یہ بات لکھی ہے کہ چونکہ دوسروں نے یسوع کے قصے لکھے ہین اسی واسطے سنی سنائی بات مین بہی لکھنے بیٹھا ہون۔ کیا سنی سنائی بات کا نام الہامی کلام ہو سکتا ہے پھر اس کا مقابلہ کیا جاتا ہے۔ خدا کے پاک کلام قرآن شریف کے ساتھ جس کا لفظ لفظ خدا کی طرف سے نازل ہوا۔ اور ہزاروں حافظوں نے ہر زمانہ مین اپنے سینہ کے اندر اس کی حفاظت کی۔ خود لوقا نے کہین یہ دعوے نہیں کیا کہ اس نے یہ کتاب الہام الٰہی کے ذریعہ سے لکھی وہ تو بیچارہ خود بیان کرتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ دوسروں کی دیکھا دیکھی اور دوسروں سے سن سنا کر اس نے یہ کتاب لکھی ہے۔

انجیل متی یہی حال بلکہ ایک تاریخی محقق کے واسطے اس سے بہی بدتر متی کی انجیل کا حال ہے۔ اس کے متعلق عام عقیدہ اور مانی ہوئی بات یہ ہے کہ اس کا لکھنے والا کوئی عبرانی تھا اور اس نے عبرانی زبان مین یہ انجیل لکھی تہی اور وہ بھی حضرت عیسے سے ستر اسی سال بعد۔ لیکن آج دنیا بھر مین اصل عبرانی انجیل نہیں ملتی۔ یہی یونانی کے ترجمے ہین۔ پھر ترجمہ تو ترجمہ کرنیوالا خیال ہے۔ معلوم نہین خود مصنف کا کیا منشا رتھا اور ترجمہ کرنے والے نے کیا سمجھا ترجمہ کے مشکلات کو ہر ایک شخص جو کسی دوسری زبان مثلاً فارسی۔ عربی۔ سنسکرت۔ انگریزی جانتا ہے بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ پھر معلوم نہیں کہ اس کتاب کو جو کسی کتاب کو جو کسی نے یونانی مین لکھا اور ترجمہ کر دیا اور اپنے خیالات کا اظہار کیا کس طرح سے کلام الٰہی کہا جا سکتا ہے

افسوس ہے کہ یورپ کے دانا مشہور لوگ پادری بن کر ایسی بے عقلی کی بات کرتے ہین کہ انسان کے قول کو خدا کا کلام قرار دیتے ہین اور ایسی بے اعتبار کتابون پر یقین کر کے اپنے دین کو خراب کرتے ہین۔

ڈوئی اس ڈاک مین امریکہ سے جو اخبار آئے ہین ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈوئی کا مقدمہ عدالت مین پیش ہو گیا ہے۔ لیکن بہ سبب بیمار ہوتے کے وہ خود چل کر عدالت کے کمرہ تک نہین جا سکتا بلکہ اس کو ایک آرام کرسی مین جس کے نیچے پہیہ لگا ہوا ہوتا ہے بٹھلا کر عدالت کے کمرہ مین لے جاتے ہین وہ بہ سبب بیماری اور غم کے بہت ہی دبلا ہو گیا ہے۔ عدالت کے کمرہ مین اظہار دیتے ہوئے وہ کئی دفعہ رو پڑا اپنی گذشتہ زندگی کے متعلق اس نے عدالت مین یہ بیان کیا "اس وقت میری عمر ساٹھ کی ہے۔ مین اسکاٹ لینڈ مین پیدا ہوا تہا۔ اور مذہبی تعلیم حاصل کی تہی۔ صیحون کی بنیاد مین نے پہلے پہل سنہ ۱۸۹۶ء مین شکیگو مین رکھی تھی۔ وکیل نے سوال کیا کہ صیحون بنانے اور یہ سلسلہ قائم کرنے کا خیال سب سے اول کس کے دل مین پیدا ہوا۔ تو ڈوئی نے روتے ہوئے جواب دیا۔ کہ یہ خیال میرے ہی دل مین اول اول آیا تہا میرے مخالف کہتے تھے کہ مین نے کبھی اپنی عمر مین روپیہ نہیں کمایا یہ جھوٹھ ہے۔ میری ساری عمر روپیہ کمانے ہی مین گذری۔ مین نے نوّے ہزار ڈالریس کے کارخانہ مین ڈالا تہا۔ مین نے کوئی زمین اس شہر مین کسی کے ہاتھ فروخت نہین کی بلکہ ہر ایک ٹکڑہ زمین جب دیا گیا تہا تو گیارہ سو سال کے واسطے اجارہ پر دیا گیا۔ خریدار گیارہ سو سال تک اس زمین کو استعمال کرے گا۔ اور پھر زمین اس سے واپس لی جائے گی۔

ناجائز پیدائش ڈوئی کی پیدائش کے متعلق جب عدالت مین سوال کیا گیا تو اس نے بیان کیا کہ میری پیدائش سے کل چھ ہفتہ پہلے میری ماں نے بوڑھے ڈوئی سے شادی کی تھی وہ بوڑھا ڈوئی جس کو مین اپنا باپ خیال کرتا تھا۔ مگر مین اس کا نطفہ نہ تہا۔ بلکہ مین ایک اور شخص کا نطفہ ہون جو کہ فوج مین ملازم تھا۔ میری ماں نے اس شخص کے ساتھ شادی کر کے مجھے یہ نام دلوایا جو کہ ایک شرم کی بات ہوئی۔ میرے واسطے اور میری ماں کے واسطے (یہاں ڈوئی زار زار رونے لگا)

الیاس کس طرح بن گیا مین ایک دن الیاس کے متعلق کچھ غور و فکر کر رہا تہا اور ایک خواب دیکھ رہا تہا کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ تم آج ایک عظیم الشان لیکچر دو گے۔ جس کے واسطے تم کو الہام ہوا ہے مین نہین جانتا تھا۔ کہ کس طرح اس شخص کو یہ بات معلوم ہوئی مگر مجھے خیال ہو گیا کہ یہ الیاس کی آمد کا وقت ہے اور کہ مین الیاس ہون۔ اس وقت سے رفتہ رفتہ مین الیاس بن گیا مگر مین نہیں کہہ سکتا کہ ٹھیک کس وقت مین الیاس بن گیا۔

میری لڑکی کی وفات نے مجھے شکستہ کر دیا ہے۔

موت کے بعد واپسی ہر ایک جو ناکام اور نامراد مرتا ہے وہ یہ دعوے کر جاتا ہے۔ کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو کر دنیا مین آئے گا۔ حضرت عیسے کے متعلق بہی عیسائیون نے یہ دعوے اسی واسطے گھڑ رکھا ہے کہ صلیب پر مر جانا ایک لعنتی موت ہوتی ہے۔ ڈوئی نے بہی عدالت مین یہ بیان کیا کہ میری صحت بہت ناقص ہے اور بعض اوقات

مجھے یہ خیال ہوگا ہے کہ میں مرنے لگا ہوں۔ لیکن اگر میں مر گیا تو پھر میں دوبارہ دنیا میں آؤں گا۔ اور اپنے مخالفوں کو سزا دوں گا۔

ڈوئی کے سلسلہ کی تباہی

عام طور پر یورپ و امریکہ کے دانا لوگ اس نتیجہ پر پہنچ چکے ہیں کہ اب ڈوئی کا سلسلہ بالکل تباہ ہو جائے گا۔ اس کے شہر کو چھوڑ کر لوگ بھاگے ہوئے جاتے ہیں۔ اور بنک کا جو افسر تھا جس کے سر پر بنک کا سارا کام چل رہا تھا۔ وہ بھی استعفےٰ دینے کو طیار ہے۔ سچ ہے کہ جھوٹھ کے پاؤں نہیں اور اب امید نہیں ہو سکتی کہ یہ آدمی زیادہ عرصہ تک ٹھہر سکے۔ اس کے واسطے اب آخری تباہی کا وقت آگیا ہے۔ خدا کے مسیح نے سچ فرمایا تھا کہ اگر تو میرے مقابلہ میں نہ آئے گا تب بھی تو پکڑا جائے گا کیونکہ تجھ پر اتمام حجت ہو چکا ہے۔

پادری مرلن صاحب نے جو کہ بیکر یونیورسٹی کے پریزیڈنٹ ہیں اپنا عقیدہ بائبل کے متعلق یہ ظاہر کیا ہے کہ یہ کتاب بلحاظ تاریخ سائنس اور فلسفہ کے اس قابل نہیں ہے کہ اب اس کو مانا جائے۔

ایسا ہی فارد نگہسم صاحب فرمایا کرتے تھے کہ مہذب اور شائستہ زمانہ بائبل کو نہیں مان سکتا علم والے پہچان جاتے ہیں کہ یہ کتاب جہالت سے بھری ہوئی ہے۔ روحانی لوگ ان باتوں کو نہیں مان سکتے۔

اخبار ٹریتھ سیکر۔ ایک فرانسیسی مورخ کی سند پر لکھتا ہے کہ یہ ایک جھوٹھا الزام ہے کہ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر لگایا جاتا ہے کہ انہوں نے سکندریہ کا کتب خانہ جلایا تھا اور اس کے جلانے میں بڑا حصہ بشپ تھیوفائل تھا۔ عیسائی لوگ ہمیشہ کتب خانے جلایا کرتے ہیں۔ چنانچہ ہسپانیہ میں مسلمانوں کے بڑے بڑے کتب خانے عیسائیوں نے جلائے تھے۔

ڈاکٹر ہیرسن صاحب ساکن منے سوٹا تحریر فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں یسوع کو ایک مرض جنون کا تھا اور اسی وجہ سے اس کی توجہ بہت بڑھی ہوئی تھی اور اسی توجہ کے سبب وہ بیماریوں کا علاج کرنے میں کامیاب ہوا کرتا تھا۔ اس مرض کو انگریزی میں مانومے نیا کہتے ہیں ایک صاحب امریکہ کے ایک اخبار میں ایک سوال پیش کرتے ہیں کہ روح کیا شے ہے اور ساتھ ہی یہ بھی تحریر فرماتے ہیں کہ میرے سوال کا جواب کوئی شخص بائبل کے رو سے نہ دیوے کیونکہ بائبل کو اس زمانہ کا کوئی فہیم آدمی کلام الٰہی نہیں مان سکتا۔

بلاد اسلامی

مسجد۔ شہر بوسٹن واقعہ ملک امریکہ میں جہاں مسلمان کثرت سے آباد ہیں۔ ایک بڑی مسجد بننے لگی ہے۔

اسلام تبت میں ایک عربی اخبار لکھتا ہے کہ مسلمان تجار کے سبب جو ترکستان اور روس سے تبت کو جاتے ہیں اس ملک میں اسلام کا بہت چرچا ہو رہا ہے۔

حلب میں ایک مدرسہ دستکاری کھولا گیا ہے جس میں پارچہ بافی کی تقسیم دی جائے گی۔

ہیضہ حیدر آباد دکن میں ہیضہ کی شکایت ہے۔

جاپان میں اسلام کے چرچا کی خبریں پڑھ کر آریہ اخبار بہت تلملا رہے ہیں۔ اور ابھی سے مسلمانوں کو کوسنا شروع کر دیا ہے۔ خدا خیر کرے۔

ایک نومسلم پیسہ اخبار کا بیان ہے کہ ایک انگریزی علاقہ مشرقی افریقہ کے مقام ممباسہ سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ تھوڑا عرصہ گزرا ہے کہ ایک یورپین صاحب جبریڈ فورڈ یارکشایر کے ایک معزز عیسائی خاندان میں پیدا ہوئے۔ یہاں ممباسہ میں آئے اور گورنمنٹ سروس اختیار کی۔ عرصہ تک آپ جنوبی اور وسطی افریقہ کی سیاحت کرتے رہے۔ دوران سفر میں دین اسلام کی خوبیوں نے ان کے دل میں گھر کیا اور بعد تحقیقات کامل اس مذہب سے ان کی محبت ایسی بڑھی کہ علانیہ مشرف باسلام ہو گئے اور اپنی معزز و معقول شاہرہ والی سرکاری ملازمت کے جانے کا بھی انہوں نے کچھ خیال نہ کیا بلکہ دین کے ایسے شیدائی بنے کہ بقیہ زندگی اسی کی خدمت میں گذارنے کا عہد کر لیا۔ آج صاحب موصوف تحصیل علم عربی و دینیات کی غرض سے بمبئی روانہ ہوئے ہیں۔ آپ کا اسم مبارک شیخ محمد بن کریبٹری ہے۔ امید واثق ہے کہ مسلمانان بمبئی ان معزز نومسلم کے ساتھ بہ لطف و مدارات پیش آویں گے اور انہیں اخلاق اسلامی کا اعلیٰ نمونہ دکھائیں گے لیکن بمبئی پہنچ کر صاحب موصوف کے لئے یہ نظارہ سخت دل شکن نہ ہوگا کہ وہاں کے ایک نامی مولوی صاحب جیل خانہ بھیجے گئے ہیں اور بہت سے محترم و باثر علماء میں زور شور سے مقدمہ چل رہے ہیں۔ افسوس!! اے کاش مسلمان ہوش میں آئیں اور اپنی حرکات ناشائستہ سے اپنے پاک مذہب پر بدنامی کا

دھبہ نہ لگائیں۔

پانچ کابلی لکھنؤ میں دہلی سے آئے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہمیں سلطان المعظم نے ہندوستان میں متعین کیا ہے تاکہ مسلمانوں کو لبیں نہ تراشنے اور نماز کی پابندی کی تاکید کریں یہ لوگ درے اور قینچیاں لئے پھرتے ہیں اور سر بازار اور گھروں میں گھس کر مسلمانوں کو پکڑتے اور لبیں تراش دیتے ہیں۔ پولیس نے ہنوز مداخلت نہیں کی۔ ان لوگوں کا یہ بھی بیان کیا ہے۔ کہ سلطانی فرمان پر تمام سلاطین اسلام اور ملک معظم کے دستخط ہیں۔

بدر النساء
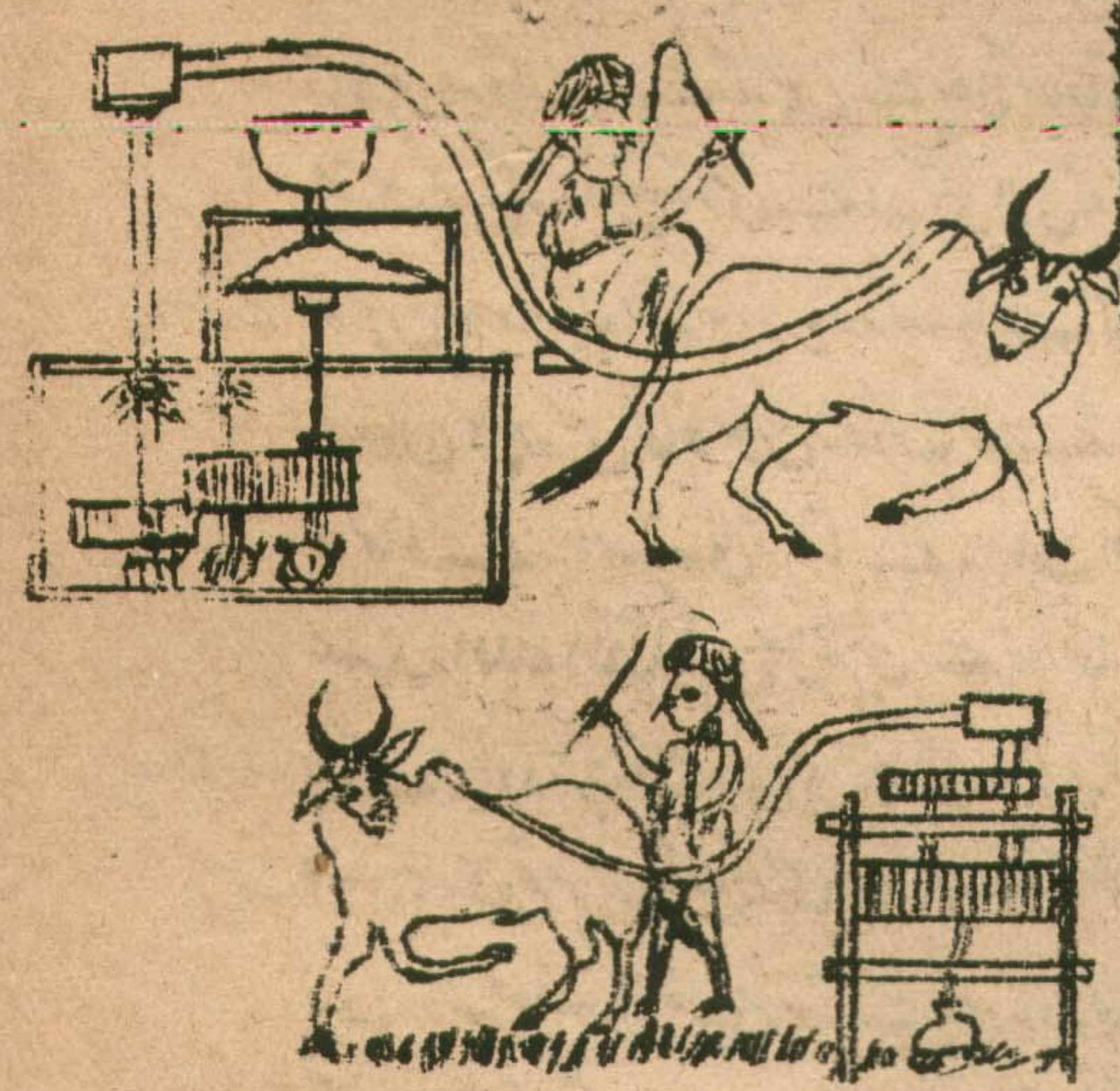
حضرت مسیح موعود کا عورتوں کیواسطے نصیحت نامہ

(ایک پُرانی تحریر سے اقتباس)

گذشتہ سے پیوستہ

۴ ۔ بعض جاہل مسلمان اپنے ناطہ رشتہ کے وقت یہ دیکھ لیتے ہیں کہ جس کے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح کرنا منظور ہے اس کی پہلی بیوی بھی ہے یا نہیں پس اگر پہلی بیوی موجود ہو تو ایسے شخص سے ہرگز نکاح کرنا نہیں چاہتے ۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسے لوگ بھی صرف نام کے مسلمان ہیں اور ایک طور سے وہ ان عورتوں کے مددگار ہیں جو اپنے خاوندوں کے دوسرے نکاح سے ناراض ہوتی ہیں ۔ سو ان کو بھی خداتعالےٰ سے ڈرنا چاہیئے ۔

۵ ۔ ہماری قوم میں یہ بھی ایک بدرسم ہے کہ دوسری قوم کو لڑکی دینا پسند نہیں کرتے ۔ بلکہ حتی الوسع لینا بھی پسند نہیں کرتے یہ سراسر تکبر اور نخوت کا طریقہ ہے ۔ جو احکام شریعت کے بالکل برخلاف ہے ۔ بنی آدم سب خداتعالےٰ کے بندے ہیں رشتہ ناطہ میں یہ دیکھنا چاہیئے ۔ کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے اور کسی ایسی آفت میں مبتلا تو نہیں جو موجب فتنہ ہو اور یاد رکھنا چاہیئے ۔ کہ اسلام میں قوموں کا کچھ بھی لحاظ نہیں ۔ صرف تقوےٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ **ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم** ۔ یعنی تم میں سے خداتعالےٰ کے نزدیک زیادہ تر بزرگ وہی ہے ۔ جو زیادہ تر پرہیزگار ہے ۔

۶ ۔ ہماری قوم میں ایک یہ بھی بدرسم ہے کہ شادیوں میں صدہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے ۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عندالشرع حرام ہیں اور آتشبازی چلانا اور رنڈی بھڑوؤں ڈوم ڈھاریوں کو دینا یہ سب حرام مطلق ہے ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے اور گناہ سر پر چڑھتا ہے ۔ سو اس کے علاوہ شرع شریف میں تو صرف اتنا حکم ہے ۔ کہ نکاح کرنے والا بعد نکاح کے ولیمہ کرے یعنی چند دوستوں کو کھانا پکا کر کھلا دیوے ۔

۷ ۔ ہمارے گھروں میں شریعت کی پابندی میں بہت سستی کی جاتی ہے ۔ بعض عورتیں زکوٰۃ دینے کے لائق ہیں اور بہت سا زیور ان کے پاس ہے مگر وہ زکوٰۃ نہیں دیتیں ۔ بعض عورتیں نماز روزہ کے ادا کرنے میں بہت کوتاہی کرتی ہیں بعض عورتیں شرک کی رسمیں بجالاتی ہیں جیسے چیچک کی پوجا ۔ بعض فرضی بیویوں کی پوجا کرتی ہیں بعض ایسی نیازیں دیتی ہیں جن میں یہ شرط لگا دیتی ہیں کہ عورتیں کھاویں ۔ کوئی مرد نہ کھاوے یا حقہ نوش نہ کھاوے بعض جمعرات کی چوکی بھرتی ہیں مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ سب شیطانی طریق ہیں ہم صرف خالص اللہ کے لئے ان لوگوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ آؤ خدا سے ڈرو ورنہ مرنے کے بعد ذلت اور رسوائی سے سخت عذاب میں پڑو گے اور اس غضب الٰہی میں مبتلا ہو جاؤ گے ۔ جس کی منتہا نہیں ۔ والسّلام علیٰ من اتبع الہدےٰ ۔

خاکسار میرزا غلام احمد از قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخویم مکرم ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ از راہ الطاف اس مضمون کو جلدی شائع فرمائیے ۔

مورخہ ۲۰ جولائی کو شب کے ۲ ڈھائی بجے اس زور سے زلزلے کے دو تین جھٹکے آئے کہ میری آنکھ کھل گئی حضرت اقدس کے الہام مجھے یاد آنے لگے گھبرا کر اٹھ بیٹھی خدا کی یاد میں مصروف ہو گئی ۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مکان ابھی تہ و بالا ہوئے چاہتے ہیں ۔ نیچر کا تار و پود حضرت مرزا صاحب کی صداقت کی گواہی دے رہا تھا اور بار بار یہی زبان پر آتا تھا کہ مامور من اللہ کی باتیں کبھی جھوٹی نہیں ہوتیں جب زلزلہ ٹھہرا تو ۔ ۔ ۔ مکذب کا شعر یاد آیا ۔ ؎

ہے غلط آتے نہیں ہیں زلزلہ آنے کے دن
زلزلہ کیسا کہاں کے کوچ کر جانے کے دن

صاحب اگر زلزلہ آنے کے دن نہ تھے تو پھر کیوں پے در پے زلازل آنے شروع ہو گئے امریکہ وغیرہ میں تو زلزلے آئے ۔ تو مخالفان سلسلہ احمدیہ نے یہ من گھڑت ڈھکو سلے بنائے کہ وہ مہدی کے نشانات نہیں بلکہ آتش فشاں پہاڑوں کے باعث وہاں زلزلے آتے ہیں مگر اب پنجاب میں کون سا آتش فشاں پہاڑ پھوٹ نکلا جس نے یہاں پر بھی مسیح کی پیش گوئیوں کو پورا کر دیا افسوس صد افسوس کہ تم چاند پر مٹی ڈالنی چاہتے ہو مگر یاد رکھو کہ تمہارے چھپانے سے کبھی چاند چھپ نہیں سکتا ضرور ہے کہ اس کی شعاعیں دنیا کو منور کریں گی ۔ تعصب کا ستیاناس ہو جس نے تم کو اندھا کر دیا ہے اور قرآن کریم پر بھی غور خوض کرنے کا موقعہ نہیں دیتا ۔ فرقان حمید صاف صاف بتلا رہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رسالت تو ختم ہو گئی ہے مگر الہام کا سلسلہ بند نہیں ہوا ۔ **یابنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم ایاتی فمن اتقی و اصلح فلا خوف علیہم ولا ہم یحزنون** ”

اے بنی آدم جب کبھی تم ہی میں سے ہمارے پیغمبر تمہارے پاس پہنچیں اور ہمارے احکام پڑھ پڑھ کر تم کو سنائیں تو ان کا کہا مان لینا کیونکہ جو شخص ان کے کہنے کے مطابق پرہیزگاری اختیار کرے گا اور اپنی حالت کی اصلاح کرے گا ۔ تو قیامت کے دن نہ تو انپر کسی قسم کا خوف طاری ہوگا اور نہ وہ کسی طور پر آزردہ خاطر ہوں گے “

اب اے مخالفین تبلاؤ کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رسالت تو ختم ہو گئی تو پھر خداوند تعالیٰ کو اس آیت کے اتارنے کی کیا ضرورت تھی یا تو (معاذ اللہ) خدا صاحب بھول گئے ان کو کہنا چاہیئے تھا کہ جب عیسےٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں تو اے بنی آدم ان کو مان لینا مگر جب خداوند کریم فرما رہا ہے کہ اے بنی جب کبھی تم ہی میں سے ہمارے پیغمبر تمہارے پاس پہنچیں اس سے یہ مراد ہے کہ ماموریت اور پیغمبری خدا نے بنی آدم ہی کو دی ہے تو پھر کوئی بنی آدم ۱۹ سو برس تک آسمان پر زندہ نہیں رہ سکتا کیونکہ آج تک کسی بنی آدم نے اتنی لمبی عمر نہیں پائی ۔ سو اس آیت سے ثابت ہو گیا کہ سلسلہ الہامات منقطع نہیں ہو گیا اور میرے آقا حضرت مرزا صاحب ضرور پیغمبر ہیں ۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیغمبری ختم نہیں ہوئی اگر پیغمبری ختم ہو جاتی تو یہ آیت کبھی نازل نہ ہوتی ۔ اے حاسدو ضرور تمہیں ایک دن پچھتانا پڑے گا ۔ کارکنان قدرت یہ سب تمہاری تباہی کے سامان کر رہے ہیں ۔ آؤ ہوش کرو سمجھ جاؤ ۔ اور یاد رکھو کہ جس سلسلہ کو خدا کا زبردست ہاتھ بنا رہا ہے ۔ تم توڑ نہیں سکتے ۔

اخیر میں میں شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ عورتوں کے واسطے علیحدہ کالم چھوڑ دیا امید ہے کہ میری تعلیم یافتہ بہنیں ضرور اس کالم کو زینت بخشتی رہیں گی ۔

راقمہ اہلیہ ملک کرم الٰہی بھیرہ ۔

عام اخبار

افواہ ہے کہ لندن کی انڈیا کونسل بن بابو آر سی دت صاحب ہندوستانی ممبر مقرر ہون گے۔

آتش زدگی مانسہرہ۔ ضلع ہزارہ۔ دوشنبہ واقع ۱۶۔ جولائی ۱۹۰۶ء کو ۹ بجے شب کے جبکہ ہوا زور شور سے چل رہی تھی۔ بازار بقہ تحصیل مانسہرہ (ہزارہ) یکا نگ مین اگ لگی اور تمام بازار مین پھیل گئی۔ ۵ گھنٹہ تک آگ برابر جلتی رہی۔ بعد مین بڑی کوشش سے فرو کی گئی۔ نقصان کا اندازہ ڈیڑھ لاکھ لکھا جاتا ہے۔

آیندہ اجلاس نیشنل کانگریس شہر کلکتہ مین ہوگا

امریکہ کے ایک شہر مین ایک پاگل تار بابو ایک تار گھر مین جا گھسے۔ اصلی تار بابو موجود نہ تہا۔ ہر طرف تارین دینی شروع کردین اور احکام جاری کر دئے جن سے فوراً تمام ملک میں کھل بلی مچ گئی۔ مگر جلد پکڑے گئے اور امن ہو گیا۔

مردہ زندہ ہوا محی الدین نامی گاڑی بان قصبہ دہاروی احاطہ بمبئی ۱۸ تاریخ صبح اچانک مر گیا۔ اہل محلہ نے تجہیز و تکفین کا سامان کیا۔ جب غسل دے کر کفن پہنانے لگے تو وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ لوگ ہکے بکے رہ گئے۔ لوگوں کے دریافت کرنے پر اس نے کہا کہ مین اس اثنا مین عجیب عجیب قدرت کے مشاہدے دیکھتا رہا ہون مگر لوگون کی توجہ اب ادہر ہو چکی تھی۔ یہ اگلے دن آخر مر ہی گیا۔

معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح یسوع مسیح پر بھی صلیب پر بے ہوشی کی بیماری طاری ہو گئی تھی۔ پھر ایک دو دن مین اچھے ہو گئے اور آخر کشمیر مین جان بحق ہوئے

مخبر۔ امرت سر لکھتا ہے۔ مسلمانوں کے دو گروہ کثیر تعداد مین ہین۔ ۱۸۔ اپریل سے آجتک ان مین اشتہار بازی ہو رہی ہے۔ جانبین میں کدورتین بڑھتی چلی جاتی ہین۔ حال مین کوچہ ڈوگران کشٹرہ مہان سنگھ کی ایک مسجد کے متعلق مقدمہ شروع ہو گیا ہے طرفین کا روپیہ عدالت مین ضائع ہو رہا ہے۔ رؤسائے امرت سر یا انجمن اسلامیہ کے معزز رکن تا حال کوئی قابل اطمینان انتظام نہیں کر سکے۔

طاعون ہفتہ مختتمہ ۲۱۔ جولائی کے اندر طاعون سے ۷۹۶ موتین ہوئیں۔ احاطہ بمبئی ۲۰۰ ریاست میسور ۵۴ ۔ پنجاب ۳۸ ۔ صوبجات متحدہ ۱۴ بنگال ۱۴۱۔ برہما (دو ہفتہ کے اندر) ۸۰۔

جاپان جاوا کی ترکی کونسل کو (جو جاپانی زبان جانتے ہین۔) سلطان المعظم کا حکم ہوا ہے کہ وہ جاپان مین جا کر مذہبی کونگریس مین شامل ہون۔

کانسی کے سکے پیسے۔ دہیلے۔ پائیاں۔ اب تانبے کی نہ بنا کرین گی۔ کیونکہ تانبہ کی جگہ کانسی کا رواج ہندوستان مین ہونے والا ہے۔ جس کے پیسے پائیاں دہیلے ٹکسالوں مین بنا کرینگی

زار بڑے محتاط ہو گئے انگریزی بیڑہ روس مین جانے والا تہا زار روس نے اس لیے منع کر دیا آج کل جاہل رعایائے روس کا جوش ہے کہیں ان سے ایسی حرکت نہ ہو جاوے۔ جس سے دونون سلطنتون مین کشیدگی واقعہ ہو۔ فی الواقع زار نے بہت اچھا کیا۔

امیر کابل نے جدید شہر جبل السراج مین برقی طاقت پیدا کرنے کو ایک برقی انجینیر بھی منگوایا ہے جو فرنگی ہے۔ یہ طاقت دریا سے پیدا کرین گے۔ اسلحہ و گولہ بارود کے کارخانے کابل سے اٹھا کر جبل السراج مین قائم کرین گے۔

یہ نیا شہر خاص کابل سے شمال کی طرف ۲۵-۳۰ میل فاصلے پر ہے یہ عجائبات کا مجموعہ ہوگا۔

مصر مین پھر انگریزوں کے خلاف جوش پھیل رہے ہین۔ چند عیسائیون کو زد و کوب کیا گیا ہے۔

مہاراجہ کشمیر کے بلانے پر مہاراجہ بنارس کشمیر آنے والے ہین اور اپنے ساتھ اپنے ولی عہد کو بھی لا دین گے۔ آپ پشاور اور درہ خیبر کی بھی سیر کرین گے۔

۱۴۔ جنوری کو سرب سورج گرہن ہوگا۔ تبت اور سائبیریا مین یہ کل گرہن صاف نظر آوے گا۔

گورنمنٹ جرمنی اپنے سفیر جنوبی و مغربی ایران مین رکھنے کا انتظام کر رہی ہے۔ یہ بھی اپنی ٹانگ ایشیا مین اڑاتے ہین۔

حبیبیہ اسکول کابل کے متعلق امیر نے دربار مین بڑی سپیچ دی۔ اور کہا کہ اب تک اس کی کیوں ترقی نہ ہوئی۔ آپ نے سردارون کو تعلیم کی بابت بہت نصیحتین کین اور کہا کہ خدا نے چاہا تو یہ اسکول تمام افغانستان کے علوم کا مرکز ہوگا۔

بمبئی والے چاہتے ہین کہ ابتدائی تعلیم بچوں کو لازمی اور مفت دینی چاہیئے کانشی تمام انڈیا اس رائے کو تسلیم کرے۔

طہران مین ایک مولوی صاحب قید کئے گئے شاگرد طلبا نے انہیں جبراً چھڑا لیا۔ لیکن کئی طالب علم مارے گئے شہر مین اضطراب تھا وہ اب رفع ہو گیا ہے۔

ملک یمن کے باغیون کے لئے ستر ہزار فوج ترک جائے گی۔

امیر کابل نے فوج کے سپاہیوں کی چھانٹ کی ہے جو سپاہی بڈھے کمزور کام کرنے والے نہ تھے ان کو نکال کر باہر کیا۔

اسکاٹ لینڈ مین ایک مچھلی کے پیٹ سے دس لاکھ سات ہزار انڈے نکلے۔

پچھلے سال ہندوستان کی ریلوں پر جو حادثے ہوئے۔ ان کی تفصیل اس طرح بتلائی گئی ہے ٹرینوں کے حادثوں سے تین مسافر ہلاک ہوئے اور ایک سو چالیس زخمی تھے۔ دیگر حادثوں سے ۱۱۵ ہلاک اور ۳۵۶ زخمی تھے۔ ملازمان ریلوی سے ۲۲۳ ہلاک اور ۵۷۷ زخمی تھے اور اپنی حماقت اپنی بے احتیاطی یا عمداً کی ذیل مین ۹۶۴ آدمی ہلاک اور ۲۲۰ زخمی ہوئے یہ نہ تو مسافروں سے تھے نہ ملازموں سے۔ گویا کہ کل ۳۰۵ آدمی قتل اور ۱۲۹۳ زخمی ہوئے تھے۔

پنجاب مین گورنمنٹ ہائی سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں کی اسامیوں کا نیا انتظام آخر کار جاری کر دیا گیا ہے کل اٹھائیس اسامیاں ہین ان مین ۹ ہندوں کے لئے اور ۹ مسلمانون کے لئے اور تین سکھوں کے لئے اور سات فرنگیون یا یوریشینون کے لئے ہین۔ سب سے زیادہ شرح تنخواہ کی ۲۰۰ روپیہ ماہوار تک قرار دی گئی ہے۔ اس کے مستحق لالہ سندر داس سوری ایم۔ اے ہین۔ جو لاہور مین سنٹرل ماڈل سکول مین بطور قائم مقام کے کام کرتے ہین۔ لیکن اصل مین ہائی سکول امرت سر کے ہیڈ ماسٹر مقرر کئے گئے ہیں کمترین درجہ تنخواہ کا جو ایک سو روپیہ کا تہا وہ ایک چالیس روپیہ کا قرار دیا گیا ہے اور ترقیوں کی مقدار کم از کم ۲۵ روپے اور زیادہ سے زیادہ ۸۰ روپے قرار دی گئی ہے اس جدید انتظام کی وجہ سے اخراجات مجموعی دو ہزار ماہوار کا اضافہ کیا گیا ہے۔
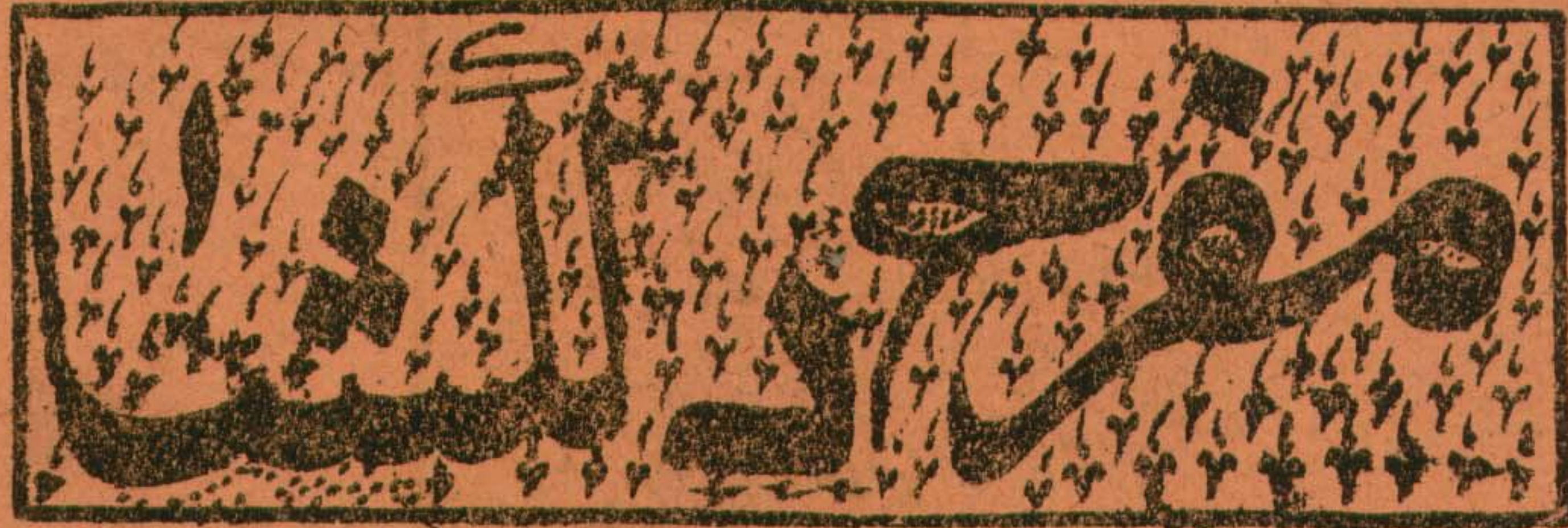
اخبار بدر نمبر ۳۱ جلد ۸
۱۴
۲ اگست سنہ ۱۹۰۹ء
نہیں شیوہ میرا ہرگز کبھی ہرزہ درائی کا | نوائے دلکش تحقیق حق ہر دم میں گاتا ہوں | خدایا بار ور کر شاخ نخل آرزوئے دل | تیری ہی آبیاری پر میں یہ پودا لگاتا ہوں
یاقوت مروارید۔ (مرجان۔ زہر مہرہ۔ خطائی۔ یشب۔ کہربا۔ ورق نقرہ۔ کیوڑہ وگلاب۔ سیب و صندل وغیرہ وغیرہ) کا لاجواب مرکب
موسم گرما کا
مفرح دلکشا
خاص تحفہ
Digitized by Khilafat Library
یہ اون قدردانان ملک کی خواہش کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ جنکو اپنی برباد شدہ صحت خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے مفرح عنبری کے طفیل واپس ملی ہے۔ اور جو اس موسم میں بوجہ شدت گرمی مفرح عنبری کا بدل چاہتے ہیں۔ کیونکہ مفرح کے استعمال کا موقع بسبب گرم ادویہ مثل مشک و زعفران وغیرہ کے ۳۱۔ اگست کے بعد سے نصف مئی تک ہوتا ہے۔ البتہ سرد مزاج بلغمی طبیعت کے لوگ ہمیشہ استعمال کر سکتے ہیں۔ ان کے لئے کوئی حرج نہیں ہے۔
مفرح دلکشا کا نرخ نامہ حسب ذیل ہے
قیمت ایک ڈبیہ تین روپے (سے)
قیمت تین ڈبیہ آٹھ روپے (عہ)
قیمت چھ ڈبیہ پندرہ روپے (ﻋﮧ)
قیمت ایک درجن ستائیس روپے (ﻋﮧ)
وزن فی ڈبیہ ۵ تولہ خوراک ۳ ماشہ محصولڈاک بذمہ خریدار۔
مفرح دلکشا
ہیں خدا تعالیٰ کے احسان وکرم سے وہ تمام خوب جانتے ہیں۔ جو آپ سالہا سال سے مفرح عنبری کے استعمال سے دیکھتے چلے آئے ہیں۔ اس لئے مجھے اس کی تعریف میں صفحے سیاہ کرکے آپکی سمع خراشی منظور نہیں اور نہ اور سے صفات بیان کرنے کی اس اشتہار میں گنجائش ہے۔
مفرح دلکشا
جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے اس کا ادنیٰ خاصہ یہ ہے کہ اسکی پہلی خوراک منہ میں ڈالتے ہی دل ودماغ میں ایک صریح التاثیر تحریک ٹھنڈک سرور
مفرح دلکشا
چونکہ اکثر نباتی اور معدنی تریاقات وسرد جواہرات کا مرکب ہے۔ اسلئے تمام وبائی امراض
المشتہر
حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری ومفرح دلکشا
کارخانہ رفیق الصحت لاہور